تعلیماتِ رضا کی روشنی میں

عصرِ حاضر کی محافلِ نعت

(آداب اور ضرورتِ اصلاح)

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری



تائید: پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

تعلیماتِ رضا کی روشنی میں

عصرِ حاضر کی محافلِ نعت

(آداب اور ضرورتِ اصلاح)

از

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

تائید و تقریظ

پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

نام	....	عصر حاضر کی محافل نعت
تحریر	....	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
سنہ اشاعت	....	۱۴۴۳ھ/ ۲۰۲۲ء
اشاعت	....	اول
طباعت	....	دو ہزار
نگرانِ طبع	....	اقبال احمد اختر القادری
حروف ساز	....	شیخ وامق انصاری، کراچی (+92 300 2393848)
ناشر	....	ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی
ہدیہ	....	80/-

ملنے کے پتے

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ)
۲۵۔جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل) صدر، کراچی۔ ۷۴۴۰۰
فون:021-32725150، واٹس ایپ:9205511 303 92+
imamahmadraza@gmail.com

خانقاہِ قادریہ رضویہ مجیدیہ
C-50/1، بلاک A-1، گلستانِ جوہر، کراچی رابطہ:0322-2175095

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مشمولات

انتساب

"اردو نعت، پاکستان میں"

کے عنوان سے پی۔ایچ ڈی کرنے والے

انجمن ترقی نعت (شاہ فیصل کالونی، کراچی) کے بانی

محافل نعت کو ادب واحترام سے منعقد کرنے کی ترغیب دینے والے

اور

خود اپنے منفرد انداز و لہجہ میں گلہائے نعت پیش کرنے والے ثناء خواں

ڈاکٹر شہزاد احمد کے نام

(۱۹۶۰ء............۲۰۲۲ء)

رب مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فروغِ نعت کے لیے ان کی چالیس سالہ خدمات قبول فرما کر لحد میں اس کے مبارک ثمرات سے نوازے۔آمین

احقر

مجید اللہ قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علٰی رسولہ الکریم

پیش لفظ

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

پیش نظر رسالہ مشفقِ من پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری جیسے ذی خِرد کی خامہ آرائی ہے جسے "عصر حاضر کی محافلِ نعت، آداب اور ضرورتِ اصلاح (تعلیماتِ رضا کی روشنی میں)" کا نام دیا گیا ہے۔ علامہ مفتی منیب الرحمٰن مدظلہ العالی نے درست فرمایا کہ دوسروں پر یلغار کرنا آسان ہے، اپنی اور اپنوں کی اصلاح کرنا کارِ دشوار ہے، ڈاکٹر صاحب نے اس کا بیڑا اُٹھایا ہے، اللہ تعالیٰ انھیں کامیابی نصیب فرمائے۔

آپ نے محافلِ نعت جیسی عظیم عبادت وسعادت میں در آئی خرافات کی نشان دہی کرتے ہوئے احباب کرام کو ایسی خرافاتِ محفل سے اجتناب اور امام احمد رضا کی پیش کردہ تصریحات کی روشنی میں اپنی اصلاح کی جانب رغبت دلائی ہے جس کی علامہ مفتی منیب الرحمٰن مدظلہ العالی اور علامہ محمد قمر الحسن قمرؔ قادری بستوی زید مجدہ نے شریعت وسنت کی روشنی میں تائید وحمایت کرتے ہوئے اپنی تقاریظ سے بھی نوازا ہے......ہم ان بزرگوں کے نہایت ممنون ہیں، محترم محمد طارق آزاد (رکن ومشیر اردو ڈکشنری بورڈ پاکستان) نے پورے رسالے کی نظر ثانی فرمائی، ہم ان کے بھی مشکور ہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

مولیٰ تعالیٰ اس رسالے کو ہر خاص وعام کے لیے فیض رساں بنائے۔ آمین

اقبال احمد اختر القادری غفرلہ

(معتمدِ دفتر: ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا رجسٹرڈ کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظِ منیب

پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن
(صدر: تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ!

محترم پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب زِیْدَمَجْدُھُمْ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے صدر نشین ہیں، سلسلۂ طریقت وتصوّف سے بھی آپ کا تعلق ہے، خاندانی اعتبار سے راسخ العقیدہ اور متصلّب اہلسنّت وجماعت کے حامل ہیں۔ انھوں نے عصرِ حاضر کی محافلِ نعت (آداب اور ضرورتِ اصلاح) کے عنوان سے ایک انتہائی مفید مجلہ مرتّب کیا ہے، یہ وقت کی ضرورت ہے، یہ کام بہت پہلے ہوجانا چاہیے تھا، لیکن ''دیر آید درست آید کے مصداق'' سب کو اس کی پذیرائی کرنی چاہیے اور محافلِ نعت میں اس کی پاسداری کرنی چاہیے۔ نعتِ پاکِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اہلسنّت وجماعت کا امتیازی شعار ہے، اس سے عاشقانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو روحانی جِلا ملتی ہے، ایمان کو تقویت اور توانائی ملتی ہے، اس کے ذریعے رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن، خَاتَمُ النَّبِیّٖن، سَیِّدُالْمُرْسَلِیْن سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبتِ صادقہ اور اطاعت واتباع کی تحریک ہر مسلمان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔

چونکہ اہلسنّت وجماعت کے نزدیک یہ انتہائی حسّاس مسئلہ ہے، اس لیے اس شعبے میں اصلاح کی بات کرنے کے لیے حوصلہ چاہیے اور یہ وہی کرسکتا ہے کہ جو کسی ملامت

کرنے والے کی پروا کیے بغیر علی الاعلان کلمۂ حق ادا کرے،اس کے دل میں صرف اور صرف اللہ کا خوف اور اللہ کے رسول ﷺ کی محبت وعقیدت کا جذبہ موجزن ہو۔اب تو نعت خوانی کے عنوان سے رافضیت کا نفوذ ہونے لگا ہے، پس لازم ہے کہ علمائے اہلسنّت اصلاحِ عقائد واعمال کے لیے میدانِ عمل میں آئیں اور دینی رہنمائی کا پرچم اپنے ہاتھ میں لیں۔

میں اللہ تعالیٰ کے حضور بصمیم قلب دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے حبیبِ مکرّم ﷺ کے طفیل محترم پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب کی اس ناصحانہ اور اصلاحی کاوش کو اپنی بارگاہِ عالی میں مقبول، ماجور اور مشکور فرمائے اور نعتِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ لکھنے والوں، نعت پڑھنے والوں اور مجالسِ نعت منعقد کرنے والوں کو اسے خوش دلی سے قبول کرنا چاہیے۔

امامِ اہلسنّت امام احمد رضا قادری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اہلسنّت میں دَر آنے والی کمزوریوں اور خرابیوں کا درد اس شعر کی صورت میں بیان کیا تھا:

مرا سوزیست اندر دل، اگر گویم زباں سوزد
اگر دم در کشم، ترسم کہ مغز استخواں سوز

اسی کو اردو شاعر نے ان الفاظ میں سمویا ہے:

اگر سچ کہتا ہوں، مزا اُلفت کا جاتا ہے
جو چپ رہتا ہوں، کلیجہ منہ کو آتا

دوسروں پر یلغار کرنا آسان ہے، اپنی اور اپنوں کی اصلاح کرنا کارِ دشوار ہے، محترم پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب نے بھی اس کا بیڑا اُٹھایا ہے، اللہ تعالیٰ انھیں اس میں کامیابی نصیب فرمائے، اٰمِیْن یَارَبَّ الْعَالَمِیْن بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْلِیْمَات

یکم فروری 2022ء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تائید وتصدیق

پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن
صدر: تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان
سابق چیئرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان

ہماری محبت کا تعلیمِ نبوی کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ مقدس محافل میں موضوع روایات پیش کرنے، مساجد کے اندر اور دروازوں پر تصاویر آویزاں کرنے بعض مقامات پر نامحرم عورتوں کے ساتھ رقص کرنے، تالیاں بجانے، مذہبی معاملات کا جاہل واعظین اور بدعمل غیر متشرع پیروں کے ہاتھ میں ہونے کی قباحت وشناعت ہر باشعور شخص پر واضح ہے۔ بعض مقامات پر نعت خوانوں اور پیشہ ور مقررین کی ایجنٹوں کے ذریعے بکنگ، میلاد کے نام پر کاروبار، معروف گانوں کی طرز پر نعت خوانی، موسیقی کے آلات اور دُف ڈھول کا استعمال کرنے، مَنوں کے کیک کاٹ کر اہل ثروت کی ذاتی تشہیر کی خواہش کی تکمیل وغیرہ ایسے امور ہیں جن کی روک تھام ضروری ہے۔ پھر راقم نے علمائے وقت سے درخواست کی ہے: تمام مصلحتوں سے بالاتر ہوکر حکمت واخلاص کے ساتھ ان منکَرات کے خلاف آواز اُٹھائی جائے۔

"محافلِ میلاد" اہلسنت و جماعت کے معمولات کا اہم حصہ ہیں، یہ محافل روحانی بالیدگی اور علم کے حصول کا اہم ذریعہ ہیں لیکن کچھ عرصے سے بعض دنیاداروں نے اپنی ذات کی نمود ونمائش کی غرض سے محافل نعت کا انعقاد شروع کردیا ہے۔ ان محافل میں عام طور پر پیشہ ور نعت خواں آتے ہیں جو عجیب وغریب وضع قطع اختیار کیے

ہوئے ہوتے ہیں اور ان کی نعت خوانی کا مقصد بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کی بجائے دنیاوی منفعت کا حصول ہوتا ہے، جو اُن کی عشوہ طرازی اور پڑھنے کے انداز سے بخوبی عیاں ہوتا ہے۔ اس طرح کی محافل میں نعت گوئی اور نعت خوانی کے آداب بھی کماحقہٗ ملحوظ نہیں رکھے جاتے۔ عام طور پر کسی مستند عالم سے تقریر نہیں کرائی جاتی۔ اگر کہیں کسی عالم دین کو بلا بھی لیا جائے تو اس کی تقریر سب سے آخر میں یا سب سے پہلے رکھی جاتی ہے، جب عوام کی معتد بہ تعداد حاضر نہیں ہوتی۔

ان محافل میں بعض نعت خواں اہلسنت و جماعت کے برعکس عقائد کے حامل ہوتے ہیں بعض کی نعت خوانی ان کے عقیدے کا حصہ نہیں ہوتی بلک محض معاش کا ذریعہ ہوتی ہے، ایسی مثالیں بے شمار مل جائیں گی۔ بعض نعت خوانوں کے بارے میں معروف ہے کہ وہ رفض کی طرف رجحان رکھتے ہیں اور بعض کی بدکرداریاں بھی زبان زد عام ہیں۔

نعتِ پاک مصطفیٰ ﷺ اور میلاد النبی کی محافل کی تشہیر کے لیے جدید ذرائع اختیار کر کے خطیر رقم خرچ کی جارہی ہے، جو لوگوں سے دین اور حبِ مصطفیٰ ﷺ کے نام پر لی جاتی ہے، ہمارے نزدیک مناسب تشہیر پر اکتفا کیا جائے اور اس رقم کو سرکار دوعالم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق صدقاتِ جاریہ کی مدات پر خرچ کیا جائے۔

مُرَوَّجہ نعت خوانی کی اصلاح:

سرکار دو عالم ﷺ کی نعتِ پاک بیان کرنا سنتِ الٰہیہ ہے اور خود آپ ﷺ کی سنتِ مبارکہ بھی ہے۔ مجالسِ نعت کا انعقاد اور نثر و نظم میں آپکے اوصاف کو بیان کرنا ہمیشہ سے اہلسنت و جماعت کا شعار رہا ہے اور یہ ہمارے لیے باعث سعادت ہے اور اس شعار کو اسکی تقدیس اور آداب کے مطابق جاری وساری رہنا چاہیے۔

نعت یا کلام سننے کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، نفس کی اصلاح، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر مبنی اطاعت واتباع کا حصول ہونا چاہیے۔ ان مقاصدِ خیر کے لیے کلام کا خلافِ شرع امور سے پاک ہونا، محفل کا مردوزن کے اختلاط سے پاک ہونا، دُف اور ڈھول کا نہ ہونا اور پیسے کے لالچ کے بغیر ہونا ضروری ہے۔ حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

''جاہلوں نے کلام کے ظاہر کو اختیار کر لیا ہے اور اس کے باطن اور اصل مقصد کو چھوڑ کر خود بھی ہلاک ہوئے اور سامعین کو بھی ہلاک کر دیا۔ (کشف المحجوب صفحہ ۴۵۲)

نعت شریف کو جان بوجھ کر گانوں کی طرز پر پڑھنا سخت قبیح ہے، سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(ترجمہ) قرآن کو اہل عرب کے لب ولہجہ اور انداز میں پڑھو اور قرآن کو فساق اور یہود و نصاریٰ کے طرز پر ہرگز نہ پڑھو۔ میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو موسیقی اور نوحہ خوانی کے طرز پر قرآن کو پڑھیں گے، ان کا یہ پڑھنا ان کے حلق تک رہے گا (یعنی دل میں نہیں اُترے گا)، اُن کے دل آزمائش میں ڈال دیے گئے اور اُن لوگوں کے دل بھی جو اُن کے انداز کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

(شعب الایمان للبیہقی: ۲۶۴۹، مشکوٰۃ: ۲۲۰۷)

دُف یا ڈھول کے ساتھ نعت پڑھنا جمہور کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ علامہ ملا علی قاری ''الفقہ الاکبر للامام الاعظم ابی حنیفۃ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ'' کی شرح میں لکھتے ہیں:

"دُف اور ڈانڈیوں پر قرآن پڑھنا کفر ہے۔ میں کہتا ہوں: اور اسی طرح دُف اور ڈانڈیوں پر اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے اور نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پڑھنے کا حکم بھی اس کے قریب تر ہے اور اسی طرح ذکرِ الٰہی پر تالیاں بجانا بھی ممنوع ہے، (ص: ١٦٧)"۔

ذکرِ الٰہی کو بگاڑ کر موسیقی کی جگہ استعمال کرنا:

نعت خوان کا اپنے دائیں بائیں لڑکوں کی ٹیم بٹھا لینا جو اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی بگاڑ بگاڑ کر اس کی تکرار کرتے رہتے ہیں، سخت نا جائز ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام بگاڑنا حرام ہے۔ ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا نہیں ہوتا، بلکہ دراصل یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نام کے ذریعے ڈھول کی آواز پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح لاؤڈ اسپیکر یا ساؤنڈ سسٹم کی گونج (Echo) اس طریقے سے کھولنا کہ آلات موسیقی جیسا رِدھم پیدا ہو جائے، نا جائز ہے اور ڈھول ہی کے مترادف ہے۔

مختلف مسائل فیہ میں کسی فریق کی تفسیق جائز نہیں ہے:

آلاتِ موسیقی کے ساتھ قوالی کا مسئلہ علمائے اہلسنت میں مختلف فیہ رہا ہے۔ بعض علماء نے آلات موسیقی کی ممانعت والی روایات کے مطلق ہونے کی وجہ سے ایسی قوالی کو نا جائز قرار دیا جبکہ دیگر بعض نے ان روایات کی تاویل لہو ولعب کے ساتھ کر کے قوالی کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا۔ ان کے منجملہ دلائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب حکم کسی مشتق پر لگے، تو اس کی علت "ماخذِ اشتقاق" ہوتا ہے، سو "ملاھی" کا ماخذِ اشتقاق "لہو ولعب" ہے، لہٰذا یہ حکم صرف اس صورت میں ہوگا جب ان آلات کو لہو ولعب کے لیے استعمال کیا جائے۔

(ماخوذ از: اصلاحِ عقائد واعمال، مطبوعہ لاہور، ص: ٤٩-٥٤)

۞ ۞ ۞

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علٰی رسولہ الکریم

وقت کی ضرورت

علامہ محمد قمرالحسن قمر قادری بستوی
(چیئرمین رویت ہلال کمیٹی آف نارتھ امریکہ
خطیب وامام مرکزی مسجد النور، ہوسٹن، ٹیکساس، امریکہ)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر جمیل دراصل خدائے ذوالجلال کا ہی ذکر جمیل ہے۔رب کریم نے اپنے محبوب کے ذکر کو بلند فرمایا: **وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ** یہ شان کرم ہے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جب جب رب تعالیٰ کا ذکر اقدس ہو تو ساتھ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ذکر پاک ہے امام طبری نے اپنی تفسیر میں نقل فرمایا:

"عن مجاهد، **وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ** "قال: لا اذكر الا ذكرك معي اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله" (تفسیر طبری، جز:۲۹۔۳۰،ص:۲۵۶،حدیث نمبر ۳۷۶۵۱)

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے **وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ** کے بارے میں روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نہیں ذکر کیا جاؤنگا مگر میرے ساتھ تم بھی ذکر کیے جاؤ گے جیسے اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله

اسی تفسیر طبری میں حضرت سیدنا ابوسعید خدری کی روایت ہے:

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال: اتاني

جبریل آنفا، فقال: ان ربی و ربك یقول: کیف رفعتُ لك ذکرك ؟ قال الله اعلم ، قال: انما ذکرت ذکرت معی (صفحہ مذکور حدیث نمبر ۳۷۶۵۴)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ابھی جبریل میرے پاس آئے تو عرض کیا میرا اور آپ کا رب ارشاد فرماتا ہے میں نے تیرے ذکر کو کیسے بلند کیا؟ تو حضور نے عرض کی اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔تو رب تعالیٰ جل مجدہ نے ارشاد فرمایا میں جب بھی ذکر کیا جاؤنگا میرے ساتھ تم بھی ذکر کیے جاؤ گے۔

ذکر خدا اور رسول کی محفل جہاں بھی منعقد ہو اس کا احترام لازم ہے۔آپ کی تعظیم وتوقیر ہر حالت میں ہر جگہ ہر بندہ مومن پر لازم وواجب ہے۔امام قاضی عیاض علیہ الرحمۃ والرضوان نے شفاء شریف کے جز دوم باب ثالث کی پہلی اور دوسری فصل میں اس پر تفصیلی بحث کی ہے کہ حضور کا ذکر جمیل اور آپ کی عظمت وتوقیر بعد وفات اسی طرح لازم ہے جس طرح آپ کی ظاہری حیات میں تھی آپ کا ذکر ہو یا آپ کی حدیث پاک کا بیان ہو یا آپ کا نام مبارک سنتے وقت یا آپ کی عترت واہل بیت کے ذکر سنتے وقت مکمل طور پر احترام وتعظیم لازم وواجب ہے۔حضرت ابو ابراہیم التجیبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

واجب علی کل مؤمن متیٰ ذکرہ اوذکر عندہ ان یخضع و یخشع و یتوقر و یسکن من حرکتہٖ و یاخذ فی ھیبتہٖ و اجلالہ بما کان یاخذبہ نفسہ لو کان بین یدیہ و یتادب بما ادبنا اللہ بہ

(الشفاء جز دوم ص:۲۶، الباب الثالث الفصل الثانی)

ترجمہ: ہر مومن پر واجب ہے کہ جب وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سنے یا اس کے پاس ذکر کیا جائے تو خشوع و خضوع اور وقار و تعظیم اختیار کرے اور اپنی حرکتوں میں سکون اختیار کرے اور آپ کی ہیبت و جلال کا مظاہرہ اسی طرح کرے جیسا حضور کے سامنے اللہ تعالیٰ نے ادب کرنے کا طریقہ سکھایا ہے۔

ان اقوال کی روشنی میں محافل نعت و ذکر میں شمولیت و شرکت اور آداب و وقار کو واضح لفظوں میں بیان فرمادیا گیا ہے۔ گویا ان محافل میں وہی پابندی لازم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں بارگاہ رسالت کے آداب کے بارے میں فرمایا ہے۔ اس میں خودساختہ طریقوں کا کوئی دخل نہیں۔ ذیل میں آدابِ ذکر کے دو چند شواہد اسلاف کے کردار کی روشنی میں نقل کیے جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں:

۱) سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ایوب سختیانی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب ان کے سامنے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا تو اتنا روتے کہ مجھے ان پر رحم آنے لگتا۔

۲) حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ سید القراء تھے کے بارے میں ہے جب ہم (امام مالک فرماتے ہیں) ان سے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سوال کرتے تو وہ اتنا روتے کہ ہم کو ان پر رحم آنے لگتا۔

۳) حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ ایک ہنس مکھ مزاج کے فرد تھے جب ان کے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اقدس ہوتا تو ان کا چہرہ زرد ہو جاتا اور جب بھی حدیث پاک ذکر فرماتے تو وضو کے ساتھ۔

۴) حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ عنہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے تو لگتا جیسے چہرے کا خون نچوڑ لیا گیا ہو اور رسول پاک کے ذکر کی ہیبت سے

ان کی زبان تالو سے چپک جاتی۔

۵) حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے بارے میں مذکور ہے کہ جب ان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مقدس ہوتا تو اتنا روتے کہ ان کی آنکھوں کا آنسو ختم ہو جاتا۔ (ماخوذ از شفاء شریف جزءدوم)

موجودہ وقت میں نعت پاک کی محفلوں میں کچھ بے اعتدالیاں در آئی ہیں جن کی اصلاح کی شدید ضرورت ہے۔ مذکورہ بالا کیفیات واحوال میں اسلاف کبار کا طرز زندگی بیان کیا گیا ہے اس سے روشنی اور ہدایات حاصل کرنا چاہیے۔ نعت خوانی کے مستحسن ہونے میں کسی کو کوئی شبہ یا اعتراض نہیں بلکہ وہ امر خارجی جو اس مقدس محفل کے ساتھ غیر مستحسن طریقے سے داخل ہو چکا ہے اس سلسلے میں علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے فرض کو پورا فرمائیں۔ انتظار تھا کہ اس کی اصلاح کے تعلق سے کہیں سے آواز اُٹھے اور:

ع "مردے از غیب بروں آید و کارے بکند"

تو پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب نے اسکی ذمہ داری اپنے سرلی اور بحسن وخوبی اسکو انجام بھی دیا ہے۔ "عصر حاضر کی محافل نعت، آداب اور ضرورتِ اصلاح" کے عنوان سے ایک انتہائی مفید کتاب ترتیب دی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر مجید اللہ قادری حفظہ اللہ تعالیٰ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اپنے علمی ثقاہت اور رضویات کے حوالے سے اہل علم کے درمیان ایک معتبر نام ہے۔ خود بھی متقی و پرہیز گار اور مرتاض شخصیت کے مالک ہیں پرورش لوح وقلم ان کی زندگی کا نصب العین ہے۔ انھوں نے عصر حاضر کی محفلوں میں پائی جانے والی بے ضابطگیوں کا محاسبہ کیا ہے اور اسلاف کبار کی محفلوں سے موازنہ کر کے واضح بھی کیا ہے کہ اس

محفل کا طور طریقہ کیسا ہونا چاہیے ؟

محافل نعت و ذکر دراصل اصلاح عقائد و اعمال کا ایک مؤثر ذریعہ ہیں۔ برصغیر میں انہیں محفلوں سے اسلام کی آبیاری ہوئی ہے اور عقائد کا تحفظ بھی، ان سے دین کے عظیم مقاصد وابستہ ہیں اگر ان مقاصد کو ترک کر کے یہ محفلیں منعقد ہوں تو مقصود حاصل نہیں اور جو حاصل ہو رہا ہے وہ مقصود نہیں، منکرات کو دیکھ کر خاموش رہنا کسی بھی صورت مناسب نہیں ہے۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:
من راءى منكم منكرا فاستطاع ان يغيره بيده
فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه، فان لم
يستطع بلسانه فبقلبه و ذالك اضعف الايمان

(سنن ابن ماجہ شریف ص:۱۸۱ حدیث نمبر ۲۲۷۵ باب ما جاء فی صلاۃ العیدین)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تم میں سے جو شخص کوئی نا مناسب چیز دیکھے تو اگر ہاتھ سے تبدیل کر سکتا ہے تو ہاتھ سے کرے اگر اسکی طاقت نہیں رکھتا ہو تو زبان سے روکے۔ اگر اسکی طاقت بھی نہ ہو تو دل سے اس کو بُرا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

اب عصر حاضر کی ان محافل نعت کا جائزہ لیا جائے تو اسکو دیکھ کر مایوسی ہوتی ہے کہ جن محفلوں نے دین کی عظیم خدمات انجام دی ہیں اب وہی ایک تفریح کا ذریعہ بن کر رہ گئی ہیں۔ امام بوصیری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

استغفر الله من قول بلا عمل
لقد نسبت به نسلا لذی عقم

ترجمہ: ایسا قول جس پر عمل نہ ہو میں اس سے اللہ کی بارگاہ میں ا
ستغفار کرتا ہوں۔ یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے کسی بانجھ عورت کے لیے
میں نے اولاد ثابت کی ہے۔

یہ فتنوں کا دور ہے اور ہر طرف اسلام کے خلاف یلغار ہو رہی ہے مسلک مہذب اہلسنت کے خلاف کس قدر زہر افشانیاں ہو رہی ہیں اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسی محفلوں میں اصلاح عقائد واعمال اور تحفظ عقائد پر بھرپور گفتگو کی جائے گا کہ عوام کے ایمان کو بچایا جا سکے اور انھیں عقائد حقہ کی صحیح اور راست معلومات فراہم کی جا سکے۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے حضور کے ایک فرمان اقدس کو نقل فرمایا۔

عن عروۃ سمعت اسامۃ رضی اللہ عنہ قال:
اشرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اُطُم من
آطام المدینۃ فقال: ھل ترون ما اری؟ انی لاریٰ
مواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر

(صحیح بخاری ص: ۳۳۰ حدیث نمبر ۱۸۷۸، باب آطام المدینۃ)

ترجمہ: حضرت عروہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت اسامہ
رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینے
کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے پھر فرمایا کہ جو کچھ میں
دیکھ رہا ہوں تم لوگ دیکھ رہے ہو؟ میں تمہارے گھروں میں
فتنوں کو اسطرح برستے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برستی ہے۔

ان فتنوں کی بارش میں اُمت کو بچانے کے بجائے تفریح کا ذریعہ بنا دینا بہت سخت بات ہے نعت کی محفلیں منعقد کرنے والے اور نعت خواں حضرات دونوں کے لیے لمحۂ فکر یہ ہے کہ وہ جو کر رہے ہیں اس کا اجر اللہ کی بارگاہ میں کیا ملے گا؟ اگر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لیے ہے تو اس کو بھی مہذب شائستہ

اور مؤدب بنایا جائے اور اگر جاہ و مال یا لوگوں کو گرویدہ کرنے کے لیے ہے تو اس کا وبال اس حدیث قدسی میں ملاحظہ فرمائیں۔

عن ابی سعید بن ابی فضالة الانصاری و کان من الصحابة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اذا جمع الله الاولین والآخرین یوم القیامة لیوم لاریب فیه نادی منادٍ من کان اشرك فی عمل عمله لله، فلیطلب ثوابه من عند غیرالله فان الله اغنی الشرکاء عن الشرك

(رواہ ابن ماجہ، الاحادیث القدسیہ جزء دوم ص: ۲۴۰ حدیث نمبر ۲۹۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید بن ابی فضالہ انصاری جو کہ صحابی رسول ہیں سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔اللہ تعالیٰ جب قیامت میں اولین وآخرین کو جمع فرمائے گا۔جس میں کوئی شک نہیں تو ایک آواز لگانے والا آواز دے گا جس نے اپنے کسی عمل میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا ہے تو اس کا ثواب اسی سے جا کر طلب کرے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام شریکوں اور شرک سے بے نیاز ہے۔

یہ حدیث مقاصد خیر کا تعین کرتی ہے کہ اعمال خالص رب تعالیٰ جل مجدہ کے لیے ہونے چاہیے۔نام ونمود، حصول دنیا یا فخر وتفاخر کے لیے نہیں ہونا چاہیے کہ اس سے عمل کا اخلاص زائل ہوتا ہے اور قیامت کے دن رسوائی کے سوا کچھ نہیں ہاتھ آئے گا۔

اشاعت دین افضل ترین عمل ہے کہ اس سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقدس دین کی ترویج واشاعت ہوتی ہے اور محفل میلاد و ذکر واذکار اس کا بہترین ذریعہ ہیں

اگر انہیں کو مکدر کر دیا جائے تو پھر کیا باقی رہتا ہے؟ جو سرمایہ ان امور میں بے دریغ خرچ کیا جاتا ہے ان سے بہت سے دینی تعمیری کام ہو سکتے ہیں اس دور میں اپنی بساط کے مطابق ہر شخص کی ذمہ داری ہے کہ وہ حفظِ دین کے لیے کمر بستہ رہے، جس کی جو حیثیت ہے اس کے مطابق اس کو عمل میں لائے۔

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری حفظہ اللہ نے فرض کفایہ ادا کیا ہے انھوں نے جو محسوس کیا اسکو سپردِ قلم کیا ہے۔ کتاب کے مشتملات بہت اہم ہیں اور انھوں نے ماضی قریب کے اسلاف کبار کے اسٹیجوں کا حوالہ دے کر یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ اپنے بزرگوں کے طریقے پر چلنے میں کامیابی ہے، اسکے خلاف کرنے میں خسارہ ہی خسارہ ہے، بقول سعدی علیہ الرحمہ:

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہر گز بمنزل نہ خواہد رسید

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس کتاب کو قبولیتِ عامہ عطا فرمائے اور لوگوں کی اصلاح میں اس کو مؤثر بنائے۔ مؤلف کو دنیا و آخرت میں اجر جزیل عطا فرمائے اور اس عمل کنندہ کو دونوں جہاں کی نعمتوں سے بہرہ ور کرے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ؎

اندازِ بیاں یوں تو کوئی شوخ نہیں ہے
شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں مری بات

مورخہ ۵ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ | محمد قمر الحسن قادری غفرلہ القوی
۷ فروری ۲۰۲۲ء دوشنبہ | (خادم افتاء مسجد النور، ہوسٹن امریکہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عصر حاضر کی محافلِ نعت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الم نشرح:۴)

"اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا"

نبی کا ذکر جب باری تعالیٰ خود بلند کر دے تو اس نبی کی شان کوئی کیا بیان کر سکتا ہے۔ مگر اہل ایمان اپنی ساری زندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرنے میں گزار دیتے ہیں اور پھر بھی یہ خیال کرتے ہیں کہ شانِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرنے کا حق ادا نہ ہوا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف اور توصیف میں کلام اللہ تو گواہ ہے اس کے ساتھ ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہء کرام سے ہزاروں احادیث منقول ہیں جس میں صحابہ کرام اپنے اپنے انداز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرتے نظر آتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے سامنے منظوم تعریف کر کے اس عمل کو تا قیامت جائز بنا دیا، راقم سمجھتا ہے کہ اگر ان تمام احادیث کو جمع کیا جائے جو صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اور ان کی غیر موجودگی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی ہے تو کئی مجلدات ترتیب دی جا سکتی ہیں۔

یوں تو حدیث کی ہر کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف نقل کی گئی ہیں لیکن امام محمد عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "سنن ترمذی" میں ایک الگ

باب بعنوان" شمائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم" باندھا ہے جس میں ۵۲ عنوانات کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری صورت اور اعمال کے متعلق احادیث کو جمع کیا ہے۔ اس میں ایک عنوان" باب ماجاء فی صفة کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الشعر " باندھا گیا ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وہ ارشادات جو اُن کے لیے اشعار سے متعلق ہیں۔ اس باب میں کل ۱۹ احادیث نقل کی گئی ہیں۔

(جامع ترمذی جلد دوم از محمد عیسیٰ ترمذی، ص:۸۶۶، مطبوعہ لاہور)

نعت خوانی کی حقیقت: شعر گوئی سے متعلق چند احادیث ملاحظہ کریں:

۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شعر پڑھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا، ہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن رواحہ کے شعر پڑھا کرتے تھے اور کبھی یہ مصرعہ پڑھا کرتے تھے۔

ویاتیك بالاخبار من لم تزود

"اور تیرے پاس وہ شخص خبر لائے گا جس کو تو نے اُجرت نہیں دی"

۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عربوں کا بہترین کلام لبید بن ربیعہ کا یہ قول ہے:

الا کل شیءٍ ما خلا اللّٰه باطل

"سن لو! اللہ تعالیٰ کے سوا سب کچھ فانی ہے"

۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کی قضاء کے لیے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے آگے آگے حضرت رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ پڑھتے ہوئے چل رہے تھے۔

خلّوا نبی الکفار عن سبیلهٖ

الیوم نفربکم علیٰ تنزیلهٖ

فرياً يزيل الهام عن مقيله
و يذهل الخليل عن خليله

ترجمہ: ”اے اولاد کفار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے
ہٹ جاؤ، آج ہم قرآن پاک کے حکم کے مطابق تمہیں ایسی مار
ماریں گے جو سروں کو اپنے مقام سے جدا کردے گی، اور دوست
کو دوست سے غافل کردے گی“۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن رواحہ! کیا رسول اللہ کے سامنے اور حرم مکہ میں تو ایسے اشعار پڑھتا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! اسے (یعنی رواحہ کو) کہنے دو بے شک یہ اشعار (کافروں) پر تیر برسانے سے زیادہ تیزی سے لگتے ہیں۔

۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے مسجدِ نبوی میں منبر بچھاتے جس پر وہ کھڑے ہوکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل فخریہ اور کفار سے مدافعت کرتے ہوئے بیان کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:

بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس (یعنی جبرائیل علیہ السلام) کے
ذریعہ حسان بن ثابت کی مدد کرتا ہے جب تک وہ اللہ کے رسول
کی طرف سے کفار کو جواب دیتے ہیں۔

۵) حضرت عمرو بن شرید، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار ہوا، آپ نے فرمایا کیا تم کو اُمیہ بن ابی الصلت کے اشعار میں سے کچھ یاد ہیں! میں نے کہا، جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو سناؤ۔ میں نے ایک شعر سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور سناؤ، میں نے ایک اور شعر سنایا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور سناؤ حتیٰ کے میں نے ایک سو اشعار سنائے۔

(صحیح مسلم جلد: ۳ مترجم علامہ محمد صدیق ہزاروی، ص: ۴۹۵-۴۹۶، مطبوعہ لاہور)

اس حدیث کی شرح میں صاحب شرح علامہ سعیدی رقمطراز ہیں:

"علامہ یحییٰ بن شرف نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ اُمیہ بن ابی الصلت کے اشعار میں چونکہ وحدانیت ہے اور بعث بعد الموت کا مفہوم ہے اسی وجہ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اشعار کی تحسین کی اور ان اشعار کو سننے کی فرمائش کی۔

اس سے معلوم ہوا کہ جن اشعار میں بے حیائی کی باتیں نہ ہوں اُن کا پڑھنا اور سننا جائز ہے خواہ وہ زمانہء جاہلیت کے اشعار ہوں یا بعد کے"۔

(شرح صحیح مسلم جلد: ۶، شارح علامہ غلام رسول سعیدی، ص: ۶۳۴، مطبوعہ لاہور)

حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنی مشہور تصنیف "مدارج النبوۃ" میں بھی ایک عنوان "شعراء بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم" قائم فرمایا ہے اس میں آپ رقمطراز ہیں:

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شعرائے کرام میں سے جو حضرات کافروں کے شر کو اسلام اور مسلمانوں سے دفع کرتے اور باز رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کرتے اور کافروں کی ہجو و مذمت کرتے تھے وہ تین اشخاص شمار کیے گئے ہیں (۱) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۳) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ"۔

آپ مزید شعرائے رسالت کے متعلق رقمطراز ہیں:

"روضۃ الاحباب میں منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام شعراء مردوں میں سے ۱۴۰ اور عورتوں میں ۱۲ تھے"۔

حضرت محدث دہلوی علیہ الرحمہ آگے چل نعت گوئی کا پیمانہ بیان کرتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا واقعہ نقل کرتے ہیں:

"کسی مسلمان نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ آپ ہم مسلمانوں کی جانب سے ان کفار کی مذمت کیجیے جو مسلمانوں کی ہجو کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا اگر رسول اللہ مجھے اجازت مرحمت فرمادیں تو میں ایسا کروں۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی، فرمایا: علی اس کام کے لائق نہیں جیسا کہ وہ چاہتے ہیں اور نہ علی اس بات کو چاہیں گے جو تم ان سے چاہتے ہو (جس طرح اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ شعر گوئی سکھائی اور نہ اجازت دی اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اس کام کی اجازت نہ دی) اس کے بعد فرمایا کون ہے جو مسلمانوں کی مدافعت کرے جس نے اپنے ہتھیاروں سے خدا کے رسول کی مدد کی کہ وہ اس میدان میں بھی اپنی زبانوں (کلاموں) سے مدد کرے؟ اس پر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کام کے لیے حاضر ہوں"۔

حضرت حسان جب حضور ﷺ کی مدح بیان کرتے اور آپ ﷺ کے دشمنوں کی ہجو اور مذمت کرتے تو ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا دی۔

ان اللہ یوید حسّانا بروح القدس مادام ینافع عن رسول اللہ

"بے شک اللہ تعالیٰ حسان کی روح القدس سے تائید کرتا ہے
جب تک کہ وہ رسول اللہ کی طرف سے دشمنوں کی ہجو کرتے ہیں"

ایک روایت میں "یُخَافِرُ" یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فخر بیان کرنا بھی آیا ہے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حسان بن ثابت کا قول (اشعار) مشرکوں پر تیر لگنے اوراس کے چبھنے سے زیادہ سخت تر ہے۔

آخر میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی تجزیہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"حق تبارک وتعالیٰ جسے زبان عطا فرمائے (شاعرکو) اور گویائی کی طاقت وقدرت بخشے (واعظین کو) انہیں چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت اوران کے دشمنوں کی ہجو و مذمت میں کوتاہی نہ کرے۔اس لیے کہ سب سے زیادہ بہترین عمل یہ ہی ہے کہ جس طرح حضرت حسان بن ثابت (ضعیف ونحیف/ اور عمر رسیدہ ہونے کے باعث جنگ میں جانے کے بجائے اپنی زبان سے جہادفرماتے تھے) مشرکوں کی وقائع وایام اور مآثر میں معارضہ کرتے تھے اورانکی مذمت کرتے تھے اورانکی قباحتوں اوران کی برائیوں کو بیان کر کے انھیں یاددلاتے تھے"۔

(مدارج النبوت جلد سوم، مترجم مفتی غلام معین الدین نعیمی، ص: ۲۰۳، مطبوعہ لاہور)

امام احمد رضا کا اشعار حسنہ سے متعلق مؤقف:

"اشعار حسنہ محمودہ کا پڑھنا جن میں حمد الٰہی ونعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومنقبت آل وصحابہ واولیاء وعلمائے دین صحیح اور نجیح مقبول شرعی یاد ذکر موت وتذکیر آخرت واحوال قیامت وغیر ذٰلک

مقاصد شرعیہ ہو قطعاً جائز و روا اور خود زمانہ اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آج تک تمام آئمہ دین و عباد اللہ الصالحین میں رائج رہا ہے۔ صحیح بخاری شریف میں اُم المومنین صدیقہ بنت الصدیق سے منقول ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے مسجد اقدس میں منبر بچھاتے، حسان اوپر کھڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و مفاخر بیان کرتے۔ حضور کی طرف سے طعنہائے کفار کا رد کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے جب تک حسان میری طرف سے اس مفاخرت یا مدافعت میں مشغول رہتا ہے۔ اللہ عزوجل جبریل امین سے اس کی مدد فرماتا ہے"۔

امام احمد رضا آگے چل کر ان اشعار کو الحان سے پڑھنے کے جواز کا بھی فتویٰ دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

" ظاہر ہے کہ وعظ کے اشعار حدیث کے ترجمے اسی قسم میں داخل ہیں (جیسے قرآن کریم کا خوش الحان سے پڑھنا) تو ایسی شعر خوانی کا جواز بالیقین ہے اور جب خوش الحانی خود قرآن عظیم میں مطلوب و مندوب ہوئی تو یہ شعر ہے یہاں اگر الحان کے لیے مد و قصر و حرکات و سکنات وغیرہ ہیئات حروف میں کچھ تغیر بھی ہو تو حرج نہیں جب کہ صرف سادہ خوش الحانی ہو اور تمام منکرات شرعیہ سے خالی ہو۔

محمود و مباح اشعار کا سادہ خوش الحانی سے پڑھنا بھی زمانہ صحابہ

وتابعین ائمہ دین سے مجوز ومقبول ہے بلکہ خود بعض صحابہ سے ماثور ومنقول ہے بلکہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہوتا حضور سنتے اور انکار نہ فرماتے ۔ بارگاہِ رسالت میں حُدی خوانی (عرب شتر بانوں کا نغمہ) پر صحابہ مقرر تھے کہ اپنی خوش الحانیوں و دلکش حُدی خوانیوں سے اونٹوں کو راہ روی میں وارفتہ بناتے ۔

سیدنا عبداللہ بن رواحہ وسیدنا عامر بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے حجۃ الوداع کے موقع پر اور فتح مکہ کے دن بیت الحرام میں داخل ہوتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے رجز کے اشعار سناتے کافروں کے جگر پر تیر برساتے آرہے تھے ۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع بھی کیا کہ اے ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور حرم کعبہ میں یہ شعر خوانی! اس پر رسول اللہ نے جواب دیا اے عمر ہم سن رہے ہیں تم بھی خاموش رہو، یہاں اشعار ان پر تیروں سے زیادہ کارگر ہیں" ۔

(امام احمد رضا، فتاویٰ رضویہ جلد: ۲۶ ص: ۳۶۳ - ۳۶۵ مطبوعہ لاہور)

امام احمد رضا کے نزدیک ممنوعہ اشعار کا بیان:

"ممانعت منازعت جو کچھ ہے گانے میں ہے یا معاذ اللہ اشعار ہی خود برے ہوں اگرچہ بظاہر نعت ومنقبت کا نام ہو جیسے بے قیدوں کے خلاف شرع شعر کہ توہین انبیاء کرام وملائکہ عظام بلکہ تنقیص شان سید الانام علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام بلکہ

گستاخی و بے ادبی بارگاہ عزت ذی الجلال والاکرام کچھ اُٹھا نہ رکھیں اور نعت ومنقبت کا نام بدنام یا محل، محل فتنہ خواہ فطنہ ءفتنہ ہو جیسے زنِ اجنبیہ کا مردوں کے جلسے میں خوش الحانی کرنا یا خارج سے اُمور نا مشروعہ کا قدم درمیان ہو مثلاً مزامیر (موسیقی کے آلات) تالیاں، لچکا، توڑا جیسے آج کل بعض بے شرم واعظان نیچری، مشرب آزادی مذہب نے اپنی مجلس گرم کرنے کا انداز بنا رکھا ہے۔ اشعار گائیں مثنوی مولانا روم کے اور رنگ رچائیں مثنوی میر حسن کی دھوم کے۔ یہ تیزہ وتیرہ برت کہ جو چاہے حلال کو حرام کرے ورنہ سادہ خوش الحانی کے ساتھ جائز شعر خوانی کے جواز میں اصلاً جائے کلام نہیں بلکہ اشعار محمودہ بہ نیت محمودہ اعمال محمودہ میں معدود و باعث اجر و رضائے رب ودود ہیں"۔

نعت خوانی کی ضرورت و اہمیت:

اس بات سے سب ہی بخوبی واقف ہیں کہ زمانہ ءجاہلیت میں عرب دو فن میں بہت مشہور رہے۔ اول ان کو اپنے خاندان کے نسب مکمل حفظ ہوتے اور ہر قبیلے اور گروہ کا نسب لوگوں کو زبانی یاد رہتا، دوسرے ان کے طویل قصائد جس میں ان کی فصاحت و بلاغت اپنے عروج پر بھی تھی اور یہ عام قاعدہ تھا کہ لوگ قصائد لکھ کر بیت اللہ شریف میں لٹکا دیتے کہ دوسرے پڑھیں اور اس سے بہتر لکھ کر داد وصول کریں مگر ان کے سامنے جب قرآن پیش کیا گیا تو وہ بعینہٖ دنگ رہ گئے جس کو امام احمد رضا نے دو مصرعوں میں یوں بیان کر دیا۔

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

صحابہ کرام میں سے چند صحابہ نے صاحبِ قرآن کی تعریف میں بھی قصائد کہنا شروع کیے اور یہ سلسلہ مدنی زندگی میں شروع ہوا کہ ایک طرف اصحاب کرام جہاد بالسیف میں سرشار رہتے اور حکم سنتے ہی گھر بار چھوڑ کر تلوار کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کے لیے نکل جاتے اور چند نفوس دشمنوں کے سیکڑوں سپاہیوں کو جہنم رسید کر دیتے دوسری طرف جب جہاد سے فراغت ہوتی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم موقع بہ موقع مجلس کا اہتمام کرتے اور صحابہ میں سے شعرائے کرم کو دعوت دیتے کہ اب مسلمانوں کے جذبہء جہاد کو تر و تازہ رکھنے کے لیے ایسے اشعار دشمنوں کے خلاف پڑھیں تا کہ ان کا جذبہ سلامت رہے اور جہاد کے لیے ہر آن تیار رہیں دوسرے یہ کہ ان کے دلوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مزید بڑھانے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی شان بیان کی جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنی جانیں قربان کرنے میں دیر نہ لگائیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں قصائد پڑھے جاتے ساتھ ہی دشمنوں کی مذمت اور ہجو میں بھی اشعار پڑھے جاتے۔اس میں سرفہرست حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے اس عمل پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات آپ نے اوپر صفحات میں ملاحظہ کر لیں یہاں صرف چند اشعار بمدح محمد صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ کریں:ـ

وما مدحت محمداً بمقالتی   ولکن مدحت مقالتی بمحمد

حضرت حسان فرما رہے ہیں کہ میری کیا حیثیت اور میرے کلام کی کیا حیثیت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف وشان بیان کر سکوں کہ ان کی تعریف وہ کرے جو ان کی حقیقت جانتا ہو۔ دراصل ان کی مدح کرنے سے میرے مقالے کو یعنی قصیدہ کو مقام و مرتبہ ملتا ہے کہ میرا کلام تعریف کے قابل سمجھا جاتا ہے۔

حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ ذیل اشعار تو شاید ہر نعت

خواں کی زباں سے ضرور ادا ہوتے ہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شان بیان کی گئی ہے جس کو آپ میلادنامہ کہہ سکتے ہیں جس کو حضور ﷺ کے سامنے اور صحابہ کرام کی موجودگی میں پڑھا گیا اور سنا گیا اور حضور ﷺ نے ان اشعار کو سننے کے بعد کوئی تقریر و تبصرہ ان اشعار سے متعلق نہ فرمایا جس کے بعد یہ عقیدہ مستند قرار پایا۔
پہلے ملاحظہ کریں شانِ محمدی ﷺ بزبان حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

و احسن منك لم ترقط عيني
و اجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبراءً من كل عيب
كانك قد خلقت كما تشاء

محفل نعت کا حسین منظر:

یہ اعزاز صرف صحابہء کرام کو ہی حاصل رہا کہ اولین مجلس مدحتِ مصطفیٰ ﷺ میں وہ شریک ہوئے اور جس انداز سے حضرت حسان شانِ محمدی ﷺ بیان کر رہے تھے وہ نہ صرف ان اشعار کو سن رہے تھے بلکہ ان اشعار کی حقیقت کو سامنے دیکھ بھی رہے تھے۔ صحابہ کرام کی اس وقت کیا کیفیت ہوگی جب حضرت حسان نے ان کے سامنے پڑھا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ہماری آنکھوں نے تو آج تک آپ جیسا حسین دیکھا ہی نہیں یعنی آج تک ہماری آنکھوں کے سامنے آپ سے زیادہ خوبصورت اور حسین چہرہ گزرا ہی نہیں اس کو ایک شاعر نے کیا خوب نبھایا ہے ۔

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

اور امام احمد رضا خاں قادری فرماتے ہیں ۔

وصف رُخ اُن کا کیا کرتے ہیں شرح والشّمس وضُحیٰ کرتے ہیں
اُن کی ہم مدح و ثناء کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں

احادیث مبارکہ میں یہ الفاظ کئی دفعہ پڑھنے میں آتے ہیں کہ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ جب چاندنی رات میں آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے اور چاند اپنی روشنی بکھیر رہا ہوتا تو صحابہ کرام کبھی چہرہ مصطفیٰ کو دیکھتے اور کبھی چاند کی چاندنی اور ہر کوئی یہ ہی کہتا ہوا نظر آتا۔

لم یات نظیرك فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا

صحابہ کرام تو یقیناً چہرۂ مصطفیٰ کو دیکھ کر اور اس اول مصرعہ کو سن کو وجد میں آجاتے ہوں گے اور ابھی یہ وجد طاری ہوتا کہ دوسرا مصرعہ اس طرح گونجا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ آج تک کسی ماں نے کسی کو آپ کی طرح جنا ہی نہیں تو پھر کیونکر کوئی دوسری مثال ہوسکتی ہے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

آپ کی پیدائش پر تو فرشتے قطار در قطار سلام پیش کر رہے تھے چاروں طرف اُجالا ہی اُجالا تھا، کیا خوب امام احمد رضا نے اس موقع کی مناسبت سے فرمایا۔

تجلی حق کا سہرا سر پر ، صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
دُو رُویہ قدسی پرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

اور ظہوریؔ نے اس کی یوں ترجمانی کی۔

ہوا چار سو رحمتوں کا بسیرا
اُجالا اُجالا سویرا سویرا
حلیمہ کو پہنچی خبر آمنہ کی

میرے گھرمیں آؤ حضور آگئے ہیں

حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنی خوش الحانی سے تیسرا مصرعہ پڑھنے لگے تو صحابہ کرام عش عش کرنے لگے کہ ہمارے آقا کی شان یہ ہے کہ آپ کو تمام عیبوں سے پاک پیدا کیا آپ کی ذات مکمل طور پر تمام عیبوں سے پاک صاف تھی اس کو امام احمد رضا نے اپنے اشعار میں اس طرح بیان کیا۔

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

صحابہ کرام ابھی حضرت حسان کے تین مصرعوں میں گم تھے کہ کیا کیا شان ہے ہمارے آقا کی کہ چوتھا مصرعہ سن کر ان کو مزید حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی کہ ہمارے آقا کی شان یہ ہے کہ جس طرح آپ نے چاہا تھا اللہ نے ان کو ویسا ہی پیدا کیا کہ جب پیدا ہوئے تو ناف بریدہ، جسم خون سے پاک صاف، جسم پر کپڑے، فضاء میں خوشبو اور فرشتوں کے ترانے اور جب بطن ماں سے باہر تشریف لائے تو اللہ کو سجدہ بھی کیا اور اُمت کی مغفرت کی دعا بھی کی۔

راقم نے نعت خوانی کا وہ منظر قارئین کے سامنے پیش کیا کہ جب صحابہ کرام کی جماعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت حسان سے حضور کی تعریف وتوصیف سماعت کررہے تھے اس محفل نعت میں کسی صحابی نے کوئی دینار نچھاور نہ کیا، نہ ہی کسی نے اُٹھ کر رقص کرنا شروع کیا، نہ کسی قسم کی کسی بھی صحابی کی طرف سے آواز اُٹھی بلکہ سب نظریں نیچی کیے ہوئے حضرت حسان کے لفظوں کو بغور سن رہے تھے اور دل ہی دل میں اپنے نبی کی شان سن سن کر خوش ہورہے تھے۔

حضرت حسان کی آواز میں کتنی محفل نعت منعقد ہوئیں یہ تو کوئی باریک بین محقق بتاسکے گا جب وہ احادیث کی کتابوں کو کھولے گا۔شاید وہ یہ بات کہیں نہ بتاسکے

کہ متعدد دفعہ حضرت حسان کی نعت خوانی پر نہ صحابہ کرام نے اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت حسان کو کسی قسم کا نذرانہ پیش کیا ہو البتہ حضرت کعب بن زہیر نے جب اپنا قصیدہ اسلام قبول کرنے کے بعد حضور کے سامنے پیش کیا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پر پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی چادر مبارک دوش سے اُتار کر حضرت کعب کو دے دی تھی اس وقت بھی دیگر صحابہ کرام وہاں تشریف فرما تھے انھوں نے حضرت کعب کو کوئی نذرانہ پیش نہیں کیا تھا۔

امام احمد رضا کی حیات میں محافل نعت خوانی:

راقم نے ابھی تک جتنا مطالعہ کیا ہے اس میں امام احمد رضا تک محافل نعت کی تاریخ میں نعت خوانی کے دوران نعت پڑھنے پر نذرانہ پیش کرنے کی کوئی روایت نظر سے نہیں گزری یہاں تک کہ ۱۰۰ سال قبل تک امام احمد رضا کی حیات میں جتنی محافل نعت تاریخ میں محفوظ رہیں اس میں کہیں نعت خواں کو دورانِ نعت نذرانہ پیش کرنے کی کوئی ایک مثال بھی نہیں ملتی۔ یہاں قارئین کی معلومات کے لیے امام احمد رضا کی ایک محفل نعت کا منظر پیش کرنا چاہوں گا جس کو کئی محققین نے نقل کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد ایوب قادری نے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے سالنامے معارف رضا کے شمارہ نمبر ۲ مطبوعہ ۱۴۰۳ھ میں ایک مضمون بعنوان چند واقعات اور روایات لکھا تھا اس میں آپ نے امام احمد رضا کے لکھے گئے قصیدۂ نوریہ کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ اس محفل نعت میں کیسے کیسے اکابر تشریف فرما ہیں اور پڑھنے والا کس والہانہ انداز میں پڑھ رہا ہے اور سامعین کس خاموشی سے اس کو سن رہے ہیں اور دورانِ نعت کسی نے کسی قسم کا کوئی نذرانہ پیش نہیں کیا اور نہ ہی نچھاور کیا۔

امام احمد رضا نے ۱۳۱۷ھ میں قصیدۂ نور لکھا تھا جس کا مطلع اور مقطع ملاحظہ کریں ؎

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
اے رضاؔ یہ احمد نوری کا فیض نور ہے
ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

اس کے بعد آپ رقمطراز ہیں:

"سب سے پہلے یہ قصیدہ عرس قادری بدایوں میں ۵ جمادالاخر ۱۳۱۷ھ کو پڑھا گیا جس میں ہندوستان کے نامور علماومشائخ مولانا عبدالقادر بدایونی مولانا وصی احمد محدث سورتی، مولانا ہادی علی خاں سیتاپوری، مولانا ہدایت رسول لکھنوی، مولانا شاہ محمد فاخرالہ آبادی، مولانا عبدالصمد سہسوانی، حضرت شاہ حسین اشرفی کچھوچھوی، شاہ تجمل حسین شاہجہانپوری رحمہ اللہ اجمعین وغیرہ موجود تھے۔ حضرت شاہ ابوالحسن نوری میاں صدر مشائخ تھے۔ حضرت فاضل بریلوی امام احمد رضا خاں بھی تشریف فرما تھے۔ بدایوں کے مشہور نعت خواں حبیب قادری مرحوم نے اپنے مخصوص انداز میں امام احمد رضا کا قصیدۂ نور پڑھا۔ لوگ بیان کرتے تھے کہ قصیدۂ نور کے پڑھنے کے دوران محفل سراپا نور بن گئی، ایک ایک شعر چار چار، پانچ پانچ مرتبہ پڑھا گیا۔ کیف وسرور کی کیفیت برپا تھی۔ تحسین وآفرین کے نعرے تھے۔ صبح دس بجے یہ قصیدہ شروع ہوا اور قبل ظہر (یعنی ساڑھے بارہ بجے تک) ختم ہوا۔ اس محفل میں صدر مجلس حضرت شاہ ابوالحسن احمد میاں نوری قدس سرہ العزیز جو گردن جھکائے

مراقب نظر آرہے تھے ۔گردن اُٹھائی، جب نعت خواں مقطع
پڑھ رہا تھا وہ دست بدعا ہوئے، اُدھر فاضل بریلوی والہانہ
انداز میں اُٹھے اور بے ساختہ چیخ نکلی اور انھوں نے حضرت
میاں احمد نوری قبلہ کے زانوے مبارک پر سر رکھ دیا"۔

(معارف رضا سالنامہ، شمارہ ۱۴۰۳ھ، مطبوعہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی)

قارئین کرام!

اس پس منظر کو بار بار پڑھیئے کہ تمام سامعین حضرات بشمول اکابر علماء ومشایخ کس کیفیت میں محو سماعت ہیں نہ کوئی نوٹ نچھاور کرر ہا ہے اور نہ کوئی دوران نعت دو دو چار چار افراد اکٹھا لوگوں پر پھلا نگتے ہوئے نعت خواں کے قریب بیٹھے کسی بزرگ کو نذرانہ دے رہے ہیں اس محفل میں نعت خواں بغیر کسی لالچ کے ایک ایک شعر کئی کئی مرتبہ اس لیے پڑھ رہا ہے کہ سننے والے محویت کے عالم میں سماعت کرر ہے ہیں اس لیے نعت خواں بھی دل سے اشعار ادا کرر ہا ہے۔ نہ سامعین حضرات میں سے لوگ ہاتھ بلند کرر ہے ہیں نہ نعت خواں سامعین کو بلند آواز سے پڑھنے کو کہہ رہا ہے، بس ایک ہی سماء ہے کہ ہر کوئی حضور کی تعریف سن کر اشعار پر غور کرتے ہوئے مراقبے کی حالت میں ہے البتہ نعت کے اختتام پر جس کا کلام پڑھا جار ہا تھا وہ اس لیے چیخ مار کر اپنے مرشد کے زانو پر سر رکھ دیتا ہے کہ لکھنے والے کو یہ فیض نوری میاں سے مل رہا ہے جن کو اصل نور والے نے فیض دیا ہوا ہے اس لیے دونوں نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے کو دیکھ کر وجدانی کیفیت میں چلے گئے اور یوں محفل کا بھی اختتام ہو گیا۔

سبحان اللہ، ماشاء اللہ

کیا نعت خوانی کے دوران نذرانہ دینا سنت ہے ؟

راقم کی معلومات اور تحقیق کے مطابق نعت خوانی کے دوران نعت خواں کو

نذرانہ دینا دورِ حاضر کی رسم ہے البتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ضرور حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قصیدہ سنانے کے بعد اپنی چادر مبارک انعام میں دی اب اگر دوران نعت اس انعام کو نذرانہ قرار دیا جاتا ہے تو یہ ایک الگ بات ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس میں حضرت حسان بن ثابت نے کئی دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں قصیدے پیش کیے مگر کسی ایک موقع پر بھی ان کو کسی قسم کا کوئی نذرانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا نہ کیا اور نہ کسی صحابی نے کوئی انعام یا نذرانہ دیا۔ یہ رسم کب اور کہاں شروع ہوئی اس کی تحقیق ہونا چاہیے! راقم کے خیال میں یہ رسم برصغیر پاک و ہند میں قوالی کے دوران نذرانے سے شروع ہوئی اور آہستہ آہستہ نعت خوانی میں بھی جاری ہوگئی۔قوالوں کو دوران قوالی کب اور کہاں سے نذرانہ ملنے شروع ہوئے اس کی بھی تحقیق کی ضرورت ہے۔

راقم کے نزدیک کسی بھی خوش الحان قاری کی قراءت کے بعد یا نعت خواں کی خوش الحانی سے نعت پڑھنے کے اختتام پر بطور انعام یا کسی اچھے مقرر کی دلپذیر تقریر سننے کے بعد سامعین میں سے یا اہل خانہ ان کو اگر نذرانہ یا انعام کے طور کچھ رقم پیش کرتے ہیں تو کوئی حرج نہیں۔آیئے اس رنگ کی ایک محفل کا آنکھوں دیکھا حال آپ کو سناتا ہوں۔

خانقاہِ نقشبندیہ مجددیہ مسعودیہ کا رنگِ محفل:

کراچی میں خانقاہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ مسعودیہ کے شیخ مجاز حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی دہلوی علیہ الرحمۃ کی خانقاہ میں راقم ۱۹۸۳ء تا ۲۰۰۸ء ان کی ہر ماہانہ اور سالانہ محافل میں شریک رہا۔ان کی ہر محفل میں ابتداً قراءت کے بعد دو، چار نعت خواں ضرور نعتیں پیش فرماتے یہ تمام نعت خواں غیر

معروف ہوتے کبھی کبھی معروف نعت خواں بھی آتے اور نعت گوشاعروں میں کبھی کبھی خالد محمود خالدؔ نقشبندی بھی آتے تھے ۔نعت خواں زیادہ تر کلام رَضا پڑھتے تھے جب کہ دیگر شعراء کا کلام بھی پڑھا جاتا مگر نعت خواں جو بھی نعت پڑھتا اگر اس میں کوئی شعر شایانِ شان نہ ہوتا تو اس کو وہ شعر پڑھنے سے منع کر دیا جاتا، اگر مصرعہ میں کوئی ایک لفظ حضور کی شان کے منافی ہوتا تو اس کا بدل بتادیا جاتا اور نعت کے دوران سیکڑوں سامعین میں سے کسی کو اُٹھ کر نذرانہ دینے کی اجازت نہ ہوتی ، نہ نعت خواں کو اجازت ہوتی کہ وہ ہاتھوں کو لہرائے یا سامعین کے ہاتھوں کو لہرانے کا کہے یا سامعین سے بار بار سبحان اللہ کہنے کی درخواست کرے یا سامعین کو اپنے ساتھ باآواز بلند پڑھنے کی تاکید کرے۔ دوران نعت ایک جگہ حضرت کا خادم بیٹھا ہوتا، لوگ ایک دوسرے کے ذریعے بیٹھے بیٹھے اس خادم تک نذرانہ بھجوادیتے وہ نعت خواں کے نعت مکمل کرنے کے بعد جہاں وہ جاکر بیٹھتا یہ خادم اس نذرانے پر ڈاکٹر صاحب سے دست شفقت کے بعد اس نعت خواں کو لفافے میں رقم رکھ کر خاموشی سے دے آتا ۔دورانِ نعت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مراقبے کی حالت میں قیام کیے رہتے اور ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تمام علماء ومشائخ بھی خاموشی کے ساتھ نعت سنتے رہتے۔ اسی طرح سامعین بھی خاموشی سے نعت سنتے رہتے۔ اکثر مواقع پر راقم وہاں موجود ہوتا اور منظر کو دیکھتا اور اس تاریخی منظر کو یاد کرتا کہ جب حضرت حسان بن ثابت نعت پڑھتے تھے تو تمام صحابہ کرام کس وجدانی کیفیت میں خاموشی سے نعت سنتے تھے بس سمجھو کہ ایسا ہی کیف ڈاکٹر صاحب کی مجلس میں بھی محسوس ہوتا تھا حقیقتاً آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس کا عکس یہاں پایا جاتا ہے اس میں سکون بھی ملتا اور سرور بھی۔ ڈاکٹر صاحب کے وصال کے ۱۲ سال بعد بھی ان کے صاحبزادے میاں مسرور احمد کی صدارت میں تمام مجالس بالکل اسی انداز میں جاری وساری ہیں۔

دورِ حاضر کی محافلِ نعت کا احوال:

اسے راقم دو حصوں میں تقسیم کر رہا ہے:

(۱) متوسط گھروں کی محافل نعت

(۲) اہل ثروت کے گھروں کی یا بڑی انجمنوں کی محافلِ نعت۔

(۱) متوسط گھروں کی محافل نعت:

عموماً ماہ ربیع الاول تا ربیع الثانی اہل محبت یعنی محبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اپنے گھروں میں سالانہ محفل میلاد یا محفل گیارھویں شریف کا انعقاد کرتے ہیں جس میں شرکاء کی تعداد ۵۰ سے ۱۰۰ کم وبیش ہوتی ہے۔ یہ محافل ۲ سے ۴ گھنٹے کے دورانیے کی ہوتی ہیں۔ ۵۰ فیصد محافل میں ایک دو مقررین بھی تقریر کے لیے مدعو کیے جاتے ہیں مگر ان کو بمشکل آدھا گھنٹہ سے زیادہ وقت نہیں دیا جاتا، ان محافل میں جید علمائے کرام اس لیے نہیں بلائے جاتے کہ وہ نعت خوانی کے جدید ماحول کے خلاف تحفظات رکھتے ہیں اور نماز روزے کی سختی سے پابندی کی بات کرتے ہیں اور عقائد کی درستگی کا درس دیتے ہیں لہٰذا محلے کی مسجد کے امام کو بلا لیا، اس نے آدھا گھنٹہ کچھ رسمی گفتگو کر لی اور بس۔

ان محافل میں عام نعت خوانوں کو مدعو کیا جاتا ہے جو چند ہزار روپیہ لے کر خاموشی سے چلے جاتے ہیں۔ ان محافل میں جو سامعین حضرات تشریف لاتے ہیں وہ چونکہ متوسط طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے وہ دوران نعت، نعت خواں کو زیادہ نذرانہ پیش نہیں کر پاتے اس لیے نعت خواں ۲ سے ۳ نعت پڑھ کر اگلے پروگرام میں چلے جاتے ہیں۔ ان محافل میں اکثر نہ کسی مستند عالم دین کی شرکت ہوتی ہے اور نہ کسی مستند نعت گو شاعر کی جس کے باعث یہاں جو کلام پڑھے جاتے ہیں ان میں اکثریت استغاثے، کیفیات، آرزوئیں، تمنائیں ہوا کرتی ہیں، شاید ہی کوئی شعر ایسا ہوتا ہو کہ

جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف بیان ہوتی ہو اور اس کی وجہ یہ ہے جو کلام یہ نعت خواں پڑھتے ہیں انھیں اس بات کا ہی شعور نہیں ہوتا کہ جس کا کلام وہ پڑھ رہے ہیں وہ شاعر عالم بھی ہے یا نہیں حالانکہ نعت لکھنے کے لیے شاعر کو عالم ہونا ضروری ہے کہ قرآن میں بیان کی گئی حضور اکرم ﷺ کی تعریفیں جانتا ہو اور صحابہ کرام کی ان احادیث کو بھی جانتا ہو جو انھوں نے حضور ﷺ کی شان میں بیان کیں اور وہ ان احادیث کو بھی جانتا ہو جس میں حضور ﷺ کے اوصاف نمایاں ہوں، حضور ﷺ سے منسوب ہزاروں واقعات کو بھی جانتا ہو ورنہ وہ حضور کی صحیح تعریف نہ کر سکے گا۔ اس لیے وہ اپنا کام آرزوؤں، تمناؤں، استغاثوں سے چلاتا ہے۔ عوام نے اس کو ہی نعت سمجھ لیا ہے۔

نعت خوانوں کا لباس:

دورِ حاضر کا نعت خواں الا ماشاء اللہ جو لباس زیب تن کیا ہوتا ہے دور سے ایسا لگتا ہے کہ کوئی دلہن بیٹھی ہے، کیونکہ کپڑوں کے رنگ خاصے نسوانی ہوتے ہیں اس پر جو واسکٹ زیب تن کیے ہوتے ہیں اس کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ کوئی نو بیاہتا دولہا بیٹھا ہے، سر پر ٹوپی بیل بوٹی والی ہوتی ہے جبکہ عمامہ بھی نسوانی رنگ والا ہوتا۔ اس لباس کے ساتھ کیا کوئی سامع یہ تصور کرے گا کہ یہ نعت خواں سنتِ حسان ادا کر رہا ہے، جو بالکل سادہ لباس میں ہوتے تھے اور سر پر عمامہ بھی سادہ۔ چہرہ پر سنت والی داڑھی اور وہ ایک سے زیادہ نعت نہ پڑھتے تھے۔ دوران نعت تمام صحابہ کرام انتہائی خاموشی سے نعت سماعت کر رہے ہوتے اور صدر محفل یعنی آقا کریم ﷺ حضرت حسان کو نذرانے کی بجائے دعائیں دیتے کہ اے اللہ جب تک یہ تیرے رسول کی مدح سرائی کرتا رہے اور رسول کے دشمنوں کی ہجو کرتا رہے اس کی جبرئیل کے ذریعہ مدد فرما اور

اس دعا پر محفل نعت ختم ہو جاتی۔

عصر حاضر کی محفل نعت کا حال:

ایک منظر یہاں کا دیکھئے کہ نعت خواں عموماً ایسے اشعار پڑھتا ہے کہ جس میں التجائیں اور تمنائیں ہوتی ہیں مثلاً بھر دو جھولی مری یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پھر لوگ جوش میں آتے ہیں اور نعت خواں کی جھولی بھر دیتے ہیں۔ ایک اُٹھتا ہے 10 کے نوٹ کے ساتھ دوسرا 50 کے نوٹ کے ساتھ، تیسرا پیچھے کیوں رہے وہ 100 کا نوٹ نکال کر نعت خواں کے پاس جاتا ہے اور اس پر نچھاور کر دیتا یا پھینک دیتا ہے چوتھا جو زیادہ مالدار ہے وہ اپنا مال دکھانے کے لیے 100 کی پوری گڈی کھول کر نعت خواں پر پھینک دیتا ہے۔ کبھی کبھی دس سے زیادہ لوگ کھڑے ہو کر واہ واہ سبحان اللہ کے نعرے لگانا شروع کر دیتے ہیں، وہ سامعین جو حقیقتاً نعت سننے آئے تھے اب نعت کی بجائے دیگر الفاظ سن رہے ہیں۔ کیا اس ماحول میں کسی کا دل حضور کی طرف راغب ہوگا اور سب سے بڑی بات یہ کہ کیا یہ ماحول حضور پسند فرما رہے ہوں گے! اللہ تو فرما رہا ہے کہ اپنے نبی کا ادب کرو۔ کیا یہ آدابِ نعت خوانی ہیں آیئے آپ کو آدابِ نعت خوانی سے آگاہ کروں۔

حقیقی آدابِ نعت خوانی:

محفل نعت جہاں قائم کی جائے وہاں خوشبوں کا اہتمام ہو، تمام سامعین با وضو اور باادب بیٹھے ہوں، سب کے سروں پر سنت رسول یعنی ٹوپی بھی ہو، نعت پڑھنے والا سادہ لباس میں اسلامی لباس کا ماڈل ہو سنت رسول (شرعی داڑھی) اس کے چہرے پر سجی ہو اور یہ شرع کے مطابق ہو نہ کہ آج کل کے فیشن کے مطابق۔ خوش الحانی کے ساتھ وہ نعت پڑھے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا، تعریف وتوصیف ہو، آپ کے کمالات، معجزات اور عنایات وکرم نوازیوں کا بیان ہو اور اشعار ایسے بھی

ہوں جن میں دشمنوں، بدمذہبوں، منافقوں کی شدید مذمت ہو مثلاً۔

کیجیے چرچا اُنھیں کا صبح و شام
جانِ کافر پہ قیامت کیجیے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے
والضحٰی حجرات الم نشرح سے پھر
مومنو! اِتمام حجت کیجیے
یارسول اللہ دہائی آپ کی
گو شمال اہل بدعت کیجیے

محفل میں نعت خوانوں کی ایک غیر ضروری عادت:

محفل نعت کا تقدس عوام الناس تو پامال کرتے ہی ہیں کہ بار بار موبائل کھول بند کر رہے ہیں اور اگر فون آ گیا تو محفل میں بیٹھے بیٹھے ہی باتیں کرنے لگتے ہیں یا بار بار اُٹھ کر محفل سے باہر یا دور جاتے ہیں جس کے باعث سکون سے نعت سننے والوں کا دھیان بٹ جاتا ہے اسی طرح دور بیٹھے ہوئے سامعین میں سے کچھ افراد باتیں کر رہے ہوتے ہیں جس کے باعث نعت پڑھنے والا بھی متاثر۔ دوران محفل ایک وقت میں اگر کئی نعت خواں اسٹیج پر موجود ہوں تو ہر ایک نعت خواں کا تقاضا ہوتا ہے کہ اس کو جلدی پڑھا دیں کیونکہ مجھے دوسری محفل میں جانا ہے۔ بعض دفعہ اتنا تنگ کرتے ہیں کہ نقیبِ محفل اور محفل منعقد کرنے والے پریشان ہو جاتے ہیں۔

بعض دفعہ عجب منظر دیکھنے میں آتا ہے کہ دورانِ نعت بیٹھے ہوئے نعت خواں ،نعت پڑھنے والے کی مدح سرائی شروع کر دیتے ہیں اور ایک دو دفعہ واہ واہ سبحان اللہ کہتے ہوئے نعت خواں کو نذرانہ دینا شروع کر دیتے ہیں تا کہ سامعین

حضرات بھی اس کو نذرانہ دینا شروع کریں اور جب وہ نعت پڑھنے آئے تو اس کو بھی سامعین نذرانہ دیں۔ اس کے بعد وہ نعت خواں بیٹھ جاتے اور اب اپنے موبائل سے دوسری محفل میں جانے کے لیے بار بار اس کو میسیج کرتا ہے یا فون پر بات کرتا ہے بس آرہا ہوں، بس آرہا ہوں۔ اس نعت خواں کے بعد ایک دو نعت پڑھ کر میں آرہا ہوں۔ یہ عادت تقریباً تمام نعت خوانوں کی ہے الا ماشاء اللہ۔ اب نعت خواں نعت پڑھ کر سیدھا بھاگتا ہے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے کہ دوسری یا تیسری محفل میں پہنچنا ہے اور وہاں سے اور آگے بھی جانا ہے۔ اگر دوران نعت خوانی کہیں درمیان میں کوئی مقرر تقریر کرنے بیٹھ گیا تو یہ نعت خوانوں پر بہت گراں گزرتا ہے اب وہ صاحبِ خانہ سے اصرار کرتا ہے کہ جلدی کریں ہم زیادہ دیر نہیں رہیں گے آپ ان کو کہیں کہ تقریر مختصر کردیں۔ یہ منظر آپ تمام محافل میں بآسانی دیکھ سکتے ہیں۔ کوئی بھی نعت خواں کسی بھی عالم کی پوری تقریر کہیں نہیں سنتا، اس کا صرف ایک تقاضا ہوتا ہے کہ پہلے مجھے فارغ کردیں، بعض وقت صاحبِ خانہ نعت خوانوں کو بغیر پڑھائے ان کو نذرانہ دے کر فارغ کردیتے ہیں کہ وہ مقرر کو تقریر ہی نہیں کرنے دیتے اور شور مچاتے رہتے ہیں۔ ایک اور عادت جو نعت خوانوں میں عموماً پائی جاتی ہے کہ جب دیکھتے ہیں کہ نعت خوانی کے دوران ان کو چند افراد زیادہ نذرانہ دے رہے ہیں تو وہ اپنی جانب سے ایک دو اور اضافی نعتیں پڑھ دیتے ہیں کہ مجھ سے کئی لوگوں نے فرمائش کی ہے وہ سب تو نہیں پڑھ سکتا ہوں دو چار اشعار چند نعتوں کے پڑھ لیتا ہوں اور یوں دیئے گئے وقت سے 20 سے 30 منٹ زیادہ بیٹھ کر نذرانہ وصول کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔

(۲) اہل ثروت گھرانوں یا بڑی انجمنوں کی محافلِ نعت:

اہل ثروت افراد کے گھر عموماً صرف محفل نعت منعقد ہوتی ہے یہاں بہت کم

عالم کو بلایا جاتا ہے۔ اہل ثروت جن نعت خوانوں کو دعوت دیتے ہیں وہ عموماً ٹی۔ وی کے ذریعے مشہور ہونے والے نعت خواں ہوتے ہیں یہ دوسرے شہروں میں بھی کثرت سے بلائے جاتے ہیں اور سیزن میں دوسرے ملکوں میں بھی بلائے جاتے ہیں۔ ان کو منشا کے مطابق ایڈوانس رقم دی جاتی ہے جو 50000 سے لے کر کئی لاکھ تک ہوتی ہے اگر دوسرا شہر یا ملک ہے تو ان کے جہاز کا ٹکٹ جو عموماً اکانومی کلاس ہوتا ہے لیکن اب فرسٹ کلاس ٹکٹ کی ڈیمانڈ بڑھتی جا رہی ہے اور ہوٹل بھی کم از کم ہائی کلاس ہو جس میں ان کی رہائش کا بندوبست کیا جاتا ہے، اس محفل میں شریک صاحبِ ثروت کے دوست بھی ایک سے ایک مالدار ہوتے ہیں، یہاں نذرانہ پھینکنے والے 10 یا 20 کی گڈی نہیں یہاں 100 سے 500 کی گڈی اُچھالی جاتی ہے کہ سب دیکھیں کہ مالدار نے کتنا مال لٹایا ہے ہم پیچھے نہ رہ جائیں، اب نعت پڑھنے والا کم ازکم ایک گھنٹہ نعت پڑھتا ہے اور اس دوران اس نعت خواں کو کم ازکم لاکھ دولاکھ روپیہ یوں ہی مل جاتے ہیں اور ساتھ ہی دیگر بڑے بڑے مالداروں سے تعلقات قائم ہوجاتے ہیں ان سے نمبر لے لیا جاتا ہے اور اسی طرح یہ مالدار نعت خواں عام نعت خوانوں کا راستہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیتے ہیں کہ کوئی ان کے مال میں ڈاکہ نہ ڈال سکے۔ آپ اگر اس محفل کے اختتام پر کسی بھی اہل ثروت سے پوچھیں کہ کسی بھی نعت کے ایک دوشعر سنا دیں تو وہ بس مسکرا دیتا ہے یا اس سے کہہ دیں کہ ایک عالم دین کو مدرسے کے طلبا کے لیے ایک لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے یا کسی قلمکار کو اپنی کتاب کی اشاعت کے لیے لاکھ دولاکھ کی ضرورت ہے تو یہ مالدار کبھی اس کو وہ رقم نہ دے گا کیونکہ ایسی اعانت میں نمائش نہ ہوگی۔ اہل ثروت کے گھروں میں یا بڑی بڑی انجمنوں کی محافل نعت میں نعت خوانوں کی اجارہ داری ہے یہاں کوئی عام نعت خواں داخل ہی نہیں ہوسکتا، یہ سب بڑے مال داروں اور سیٹھ نعت خوانوں کا گٹھ جوڑ ہوتا ہے

وہ تمام مالداروں سے تعلق رکھتے ہیں اوران کوصرف وہ نام پیش کرتے ہیں جوان کے گٹھ جوڑ میں شامل ہوتے ہیں یہ مالدارنعت خواں سیزن میں ان مالداروں سے نعت خوانی کی محفل میں لاکھوں نہیں کروڑوں روپیہ نعت خوانی کے نام پر کماتے ہیں دوسری طرف ان مالداروں کی محافل میں مقرر بہت کم بلائے جاتے ہیں اگرکوئی بلایا بھی گیاتو صرف ایک مقرر وہ بھی آدھا گھنٹہ سے زیادہ تقریر نہیں کرسکتا اور یہ مالدار مقرر بھی صاحبِ ثروت کی تعریف میں 15 منٹ گزاردیتا ہےاور پھر رسمی گفتگو کر کے تقریر ختم کر کے اپنا بھاری لفافہ لے کر چلا جاتا ہے کیونکہ اسے دوسرے شہر جانا ہے، دوسرے ملک جانا ہے، اس کے لیے گاڑی بھی تیار ہوتی ہے۔

اکابرعلماء کی موجودگی میں مالدارانجمن کی مالدارثناخواں کی پذیرائی کا واقعہ:

آج سے غالباً ۲۰ سال قبل کی بات ہے جب ایک مالدارانجمن نے مین سپرہائی وے کے کسی مقام پر ایک محفل میلاد منعقد کی جس میں نہ صرف شہر کراچی کے تمام اکابرعلماء، مفتیان کرام اوراہل قلم حضرات موجود تھے بلکہ ملک کے دیگرشہروں سے بھی علماء ومشائخ آئے ہوئے اسٹیج پر بیٹھے تھے۔اس محفل میلاد میں اس انجمن کی طرف سے طلبہ کواسناد بھی دی گئیں، علماء کی تقریر بھی ہوئیں اور آخر میں ان اکابرعلماء ومشائخ اور محققین کے سامنے ایک شاہی قسم کا خاکہ پیش کیا گیا کہ ایک بڑی ترازواسٹیج پرلائی گئی اوراس کے ساتھ چاندی کے 5۔5 کلو کے بہت سارے بانٹ بھی تھے، اسٹیج پر موجود علماء کے درمیان حیرت کی انتہا نہ رہی جب ان کی موجودگی میں ایک بہت ہی مالدارنعت خواں کوایک پلڑے پر بٹھایا گا اور دوسرے پلڑے میں چاندی کے بانٹ رکھ کراس کوتولہ گیا او یہ سب چاندی اس کے وزن سے برابراس کو ہبہ کردی گئی جب کہ سارے علماء ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ گئے اورشایدان کے دل میں ایک لمحہ

کے لیے یہ دنیاوی خیال گزرا ہو کہ ہم بھی نعت خوانی کررہے ہوتے تو ہم بھی تولے جاتے۔کیا اہل ثروت نے اکابر علماء کو بلاکر ان کے سامنے ایک بے علم کو تول کر علماء کی توہین نہیں کی! کاش علماء کی لکھی کتب کو ان بے علم نعت خوانوں کے سامنے سونے کے بانٹوں سے تولہ جاتا کہ ان کو بھی علم کی اہمیت اور جستجو پیدا ہوتی،لیکن اہل ثروت کے کے لیے علم کی کوئی وقعت نہیں مگر امام احمد رضا نے اہل ثروت کو ایک سبق دے دیا جو قیامت اہل علم کو سہارا اور حوصلہ دیتا رہے گا۔

کروں مدح اہل دول رضاؔ پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

مالدار نعت خوانوں کے پیکجز :

اہلِ ثروت کے گھروں میں یا بڑی انجمنوں کی نعت خوانی کے جلسوں میں مالدار نعت خوانوں کے نخرے ملاحظہ ہوں:

(۱) ان کی پسند کا ایکو سسٹم ان کی مرضی کے مطابق لیا جائے جو کہ مہنگا ترین سسٹم ہوتا ہے ہر کوئی اس کو نہیں لیتا،کم ازکم 3 سے 5 لاکھ ایک پروگرام کے لیے جاتے ہیں اب مجھے نہیں معلوم اس میں نعت خواں کا کتنا شیئر ہوتا ہے اگر ان کی پسند کا ایکو سسٹم نہ ہو تو یہ مائیک پھینک کر مجلس سے چلے جاتے ہیں۔

(۲) اس ایکو سسٹم کے ساتھ ان کی ہم آہنگی ہوتی ہے یہ اس میں دوران نعت ،اتنی خوبصورتی سے موسیقی کا اضافہ کرتے ہیں کہ لگتا ہے کہ نعت خواں پڑھ رہا ہے مگر وہ ایکو کی مدد سے اپنی لحن کو بڑھاتے ہیں۔

(۳) اسٹیج ولائٹ سسٹم بھی اکثر بڑے مالدار نعت خواں اپنی مرضی کا مانگتے ہیں۔

(۴) یہ نعت 3 خواں حضرات اپنی پسند سے اہل خانہ سے اپنے مخصوص اہل ثروت کو بلواتے ہیں تا کہ وہ جب ان کی نعت کے دوران نوٹ پھینکیں تو صاحب خانہ

بھی حرص میں اس سے زیادہ نوٹ نچھاور کریں۔

(۵)　مالدار نعت خوانوں کی مرضی کے مطابق کسی مقرر کو دعوت دلوائی جاتی ہے اور اگر مقرر ان کی مرضی کا نہ ہوا تو وہ محفل چھوڑ جاتے ہیں اور اگر کسی محفل میں کسی مقرر نے ان کے کسی عمل کو ٹوکا تو وہ مائیک پھینک کر محفل چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

(۵)　بعض وہ ہیں جو مال کے علاوہ بھی صاحب خانہ سے ڈیمانڈ کر دیتے ہیں مثلاً گاڑی، کسی ملک کا ٹرپ وغیرہ وغیرہ۔

عصر حاضر کی محافل نعت کے اثرات:

صرف محافل نعت کا رواج شہر کراچی میں غالباً ۸۰ کی دھائی سے شروع ہوا اور یہ بڑھتا گیا اور جب ۲۰۰۰ میں پرائیوٹ ٹی وی چینل شروع ہوئے تو اس میں چند نعت خوانوں نے چند ٹی وی مالکان سے مل کر جس جدید نعت خوانی کی بنیاد ڈالی وہ ملاحظہ ہوں:

(۱) نعت کے ساتھ ساتھ ذکر کو شامل کیا گیا اور کئی نعت خوانوں نے کچھ موسیقی کے آلات یا ایکو کی مدد سے موسیقی کا نعت میں اضافہ کیا۔

(۲) نعت خوانوں نے دلہن کی طرح کے لباس کو پہننا شروع کر دیا وہ تمام نسوانی رنگ اور بیل بوٹے جو سنت رسول کے مطابق مردوں پر حرام ہیں وہ سب استعمال کرنا شروع کر دیے۔

(۳) نعت خوانی کے بجائے زیادہ وہ کلام پڑھنے لگے جس میں حضور کی تعریف نہ ہونے کے برابر، بس کیفیات، استغاثے، تمنائیں، آرزوؤں پر مشتمل عوامی کلام پڑھنے شروع کیے۔ محفل نعت 4 سے 5 گھنٹے پر مشتمل ہوتیں اور عموماً فجر سے قبل محافل ختم ہو جاتیں۔

(۴) لوگوں کو عمرہ کے ٹکٹ کا جھانسا دے کر ان کو پورے وقت محفل میں بیٹھنے کا اہتمام

کیا جاتا اور محفل کے اختتام پر قرعہ اندازی کر کے دو سے چار ٹکٹ دیے جاتے جس میں سے اکثر لوگوں کے لیے اس کا حصول پریشانی کا باعث بنتا تھا۔

ان محافل کے اثرات اچھے ثابت نہ ہوئے کہ لوگ رات بھر محفل نعت میں ضرور نظر آتے تھے مگر اسی دن فجر کی نماز میں اس محلے کی مسجد میں بہت کم افراد نماز میں شریک ہوتے جس کے باعث مخالفین لوگوں کو باآسانی اس طرف متوجہ کرا لیتے کہ کیا فجر کی نماز فرض ہے یا فرض کو چھوڑ کر نعت خوانی رات بھر سننا فرض ہے۔ یقیناً اس کا جواب عوام کے پاس نہ ہوتا، سوائے شرمندگی۔ مگر وہ مخالفین بہت سارے افراد کو فرض کی ترغیب دے کر ان کو مسجد لے جاتے اور اس کے بعد ان کو دین سکھانے کے لیے 3 روزہ دورہ پر کسی دوسرے شہر یا اپنے کسی مرکزی مقام پر لے جاتے اور یوں ایک بڑی تعداد اس قسم کی محافل کے باعث تبلیغ میں جانے کو ترجیح دینے لگی اور اہل ثروت کی بھی ایک بڑی تعداد ان مخالفین کی مجالس میں دین سیکھنے کے لیے جانے لگی اور پھر ان محافل سے منہ پھیر کر جانے والوں کے منہ سے یہ بھی سننے کو ملا کہ صرف نعت خوانی سے ہمیں سیکھنے کو کچھ نہ ملا یہاں تو ہم کو سنتیں بھی سکھائی جاتی ہیں اور دین کی معلومات بھی دی جاتی ہیں۔

عصر حاضر کی محافل نعت پر سنجیدہ علماء ومشائخ کے تحفظات:

اہل سنت و جماعت کے وہ تمام علماء و مشائخ و مدرسین اسلامیہ اول وقت سے اس جدید نعت خوانی اور صرف محافل نعت خوانی کے خلاف رہے کہ نعت دراصل روحانی قلبی سکون کے لیے پڑھی وسنی جاتی ہیں اور اس سے اصل تبلیغ دین کا مقصود حاصل نہیں ہوتا۔ ہمارے اسلاف نے ہمیشہ اپنے مذہبی جلسوں میں نعت خوانی کا بھی اہتمام رکھا۔ دوران وعظ ایک دو نعت پڑھوالی جاتیں جب کہ مقررین اپنے وعظ سے لوگوں کو دین کی معلومات فراہم کرتے مگر پچھلے 40 سالوں میں یہ معاملہ یکسر بدل گیا

اب 4 گھنٹے کی تقریب میں آدھا گھنٹہ کی تقریر ہوتی ہے جب کہ بقیہ وقت نعت خوانی ،جس سے اصل مقصد فوت ہو گیا اور لوگ دین کی ضروری معلومات سے بھی محروم ہو گئے۔محافل نعت میں عالم باعمل کی غیر موجودگی کی وجہ سے نعت خوانی میں غیر شرعی معاملات بہت بڑھ گئے جب کہ علماء نے اس جدید نعت خوانی پر ان محافل میں تنقید کرنا شروع کی تو علماء کو بلانا ہی ترک کر دیا گیا اور کم علم اور بے عمل عالم کو بلا کر مختصر تقریر کرادی جاتی ، بے عمل عالم ان خرافات کو بیٹھے دیکھتا رہتا اوا اپنا بھاری لفافہ لے کر خاموشی سے چلا جاتا ہے۔

عظیم محافل نعت کا نمونہ:

(ا) مجلس میثاق انبیاء کرام: نعت کے لغوی معنیٰ کی روشنی میں اول محفل نعت جس میں اللہ عزوجل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف تمام انبیاء ورُسل کے درمیان کرار ہا ہے اور ان سے اس بات کا عہد بھی لے رہا ہے کہ جب میں تم کو منصبِ نبوت ورسالت کے ساتھ دنیا میں بھیجوں اور یہ رسول یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم تمہارے درمیان آجائیں تو ان پر ایمان بھی لانا اور ان کی تبلیغ دین میں مدد کرنا ،سب نے اقرار کیا بیشک ہم اس بات کا عہد کرتے ہیں۔اس کی تفصیل سورہ آل عمران کی آیت ۸۱ میں ملاحظہ کریں:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ

(ترجمہ) اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو
میں تم کو کتاب اور حکمت دوں اور پھر تشریف لائے تمہارے
پاس وہ رسول (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہ تمہاری کتابوں کی
تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور
اس کی (تبلیغ دین میں) مدد کرنا۔ فرمایا (اللہ نے) کیوں تم نے
اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کیا کہ ہم نے
اقرار کیا، فرمایا (اللہ نے) تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں
آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

اس محفل کا تصور کریں کہ کتنا پیارا ماحول ہے۔ اللہ عزوجل اپنی شان کے لائق اس محفل میں اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف کرا رہا ہے اور اسکی شان اور عظمت تمام انبیاء کرام کے سامنے بیان کرنے کے بعد ان سب سے ان کی پیروی کا عہد بھی لے رہا ہے اس محفل کا مقصد صاف نظر آ رہا ہے کہ محفل نعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف کی جائے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکمل اطاعت کا عہد کیا جائے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس اول مجلس کی روشنی میں ہم نعت خوانی کے ساتھ ساتھ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علماء کا بیان تفصیلاً سنا کریں تب اس محفل نعت کے تقاضے پورے ہوں گے۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات کی محفل نعت:

محفل نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں سب سے مشہور روایت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعت خوانی ہے جو انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ان کے حکم پر منبر رسول پر بیٹھ کر پیش کی تھی اس محفل میں موجود صحابہ کرام نے خاموشی کے ساتھ سر جھکائے حضرت حسان کی آواز

میں تعریفِ رسول بھی سنی اور دشمنانِ دین کی ہجو اور مذمت بھی سنی لیکن دوران نعت نہ کوئی نعرہ لگا نہ دینا رو در ہم نچھاور ہوئے، نہ ہاتھ ہلائے گئے، نہ زور سے بلوایا گیا کہو سبحان اللہ، نہ کوئی جگہ سے اُٹھا، سب کے سب حضور اکرم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے خاموش بیٹھے حضور کی تعریف سنتے رہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں صرف حضرت حسان کو دعا دی اور بس۔

(۳) حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ہر ماہ محفل بارھویں کا انداز:

مشہور روایت کے مطابق حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر چاند کی ۱۱ تاریخ کو ۱۲ ویں شب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مولود یا ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا تعریف وتوصیف رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس منعقد کرتے جس میں سیکڑوں کامل اولیاءِ عظام، علماء ومشائخ، رجال الغیب، قطب وابدال، جنات وفرشتے اور ہزاروں عوام الناس شریکِ محفل ہوتے۔ گھنٹوں کی اس مجلس ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف فرماتے جس کو سننے کے بعد تمام اہل مجلس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی اطاعت کا جذبہ لے کر اُٹھتے۔ یہاں صرف اس مجلس کا ایک واقعہ پیش کرتا ہوں جس کو سن اور پڑھ کر یقیناً ایک مسلمان کے دل میں اطاعت رسول کا جذبہ بڑھے گا کہ کیسی پرکیف مجلس ہوا کرتی تھیں۔

حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی کتاب "بہجۃ الاسرار" کے حوالے سے اپنی کتاب مدراج النبوۃ میں ایک سچی حکایت نقل کرتے ہیں کہ شیخ عبداللہ زہری حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت غوث اعظم کی مجلس میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ کی مجلس مبارکہ میں دس ہزار لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور شیخ علی بن ھیتی غوث اعظم کے بالکل سامنے بیٹھے تھے انھیں غنودگی نے گھیر لیا (ممکن ہے

وہ اس وقت مراقبہ کئے ہوئے ہوں) اس وقت حضور غوث اعظم پاک نے فرمایا کہ سب خاموش ہوجاؤ۔ چنانچہ تمام لوگ بالکل ساکت ہوگئے۔ اس وقت ان لوگوں کے سانسوں کی آواز کے سوا کوئی دوسری آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ پھر سیدنا غوث اعظم منبر رسول سے نیچے اُترے اور شیخ علی بن ھیتی کے سامنے باادب دست بستہ (ہاتھ باندھ کر) کھڑے ہوگئے اور خوب غور سے حضرت ھیتی کی طرف دیکھتے رہے۔ پھر جب حضرت علی بن ھیتی نیند سے بیدار ہوئے۔ (مراقب سے باہر آئے) تو آپ نے فرمایا کہ اے شیخ! کیا تم نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا؟ انھوں نے جواب دیا، جی ہاں! حضرت غوث اعظم نے فرمایا کہ میں اسی وجہ سے یہ ادب بجالایا ہوں اور تمہارے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا پھر آپ نے پوچھا کہ اے علی بن ھیتی یہ بتاؤ کہ تم کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نصیحت فرمائی ہے! انھوں نے کہا مجھے آپ کی خدمت میں حاضر رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ پھر شیخ علی بن ھیتی نے تمام لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا اے لوگوں! میں نے جو کچھ خواب میں دیکھا اس منظر کو حضور سیدنا غوث اعظم نے حالت بیداری میں دیکھ لیا۔ اس مجلس میں اس روحانی ماحول اور اس واقعہ کے دوران سات افراد خوف وخشیت الٰہی کے باعث فوت ہوگئے۔

قارئین کرام!

اس حکایت میں یہ بات صاف نظر آرہی ہے کہ ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں خاموش بیٹھیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ رہیں، وہ یقیناً کرم فرماتے ہیں اور سیدنا غوث اعظم نے محفل میں آمدِ رسول کی تصدیق فرمائی اور یہ بھی بتادیا کہ ان کا کس طرح ادب کیا جائے کہ سب خاموش ہوگئے اور وہ نبی کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے رہے، اور جب ھیتی کا خواب مکمل ہوا تب ان کو جگایا اور سارہ ماجرا بیان کردیا۔ یہ ہیں آداب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل کے، خواں نعت خوانی کی صورت

ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف کا بیان ہو۔ اس لیے یہ بانیء محفل پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ محفل نعت کے آداب بجالائیں۔

اس میں شک نہیں کہ جب تمام سامعین باوضو ہوں ،اور بغور اشعار کی سماعت کرر ہے ہوں اوردل انکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوں تو بعید نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس مجلس پر کرم نہ فرمائیں البتہ ہلڑ بازی ،نوٹ کی نچھاوری، غیر ضروری نعرے بازی، بار بار لوگوں کو اُٹھانا اور بیٹھے ہوئے لوگوں کو پریشان کرنا اس شوروغل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ حاصل نہیں کی جاسکتی۔

اعلیٰ حضرت کے فرزند مفتی اعظم ہند کی محفل نعت:

بریلی شریف کی خانقاہ قادریہ رضویہ میں امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی کے بعدان کے شہزادگان خلف اکبر حضرت مولانا مفتی محمد حامد رضا خاں نوری اور خلف اصغر مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری بریلوی نے متعدد بار نعتیہ مشاعرے اور محافل نعت منعقد ہوئیں ان کی اس مجلس کا پس منظر ملاحظہ کیجیے۔

(۱) تمام اہل مجلس باوضو اور دوزانوں صدر مجلس کے سامنے بیٹھتے اور سب خاموش اور نظریں جھکا کر بیٹھے ہوتے۔

(۲) صدر مجلس سے پوچھ کر نعت گو شاعر یا نعت خوں کو اپنی نعت پیش کرنے کی اجازت ہوتی۔

(۳) صدر مجلس پہلے اس نعت گوشاعر یا نعت خواں کے چہرہ کو دیکھتے اگر اس کے چہرے پر شرعی داڑھی نہ ہوتی تو اس کو ہرگز کلام پڑھنے کی اجازت نہ دی جاتی وہ کتنا بڑا شاعر ہو یا نعت خواں ہو۔ شرعی داڑھی کی حد ایک مشت کے برابر ہوتی ہے یہ نہیں کہ شیو بڑا ہوا ہے اس کو ڈارھی سمجھا جائے۔ یہ بات بریلی میں بہت مشہور ہوئی تھی کہ جب پاکستان سے ایک نامور نعت خواں بریلی پہنچے اور انھوں نے محفل نعت میں نعت

پڑھنے کی خواہش ظاہر کی اور مفتی اعظم ہند سے کہا گیا کہ پاکستان سے ایک معروف نعت خواں تشریف لائے ہوئے ہیں اور وہ نعت پڑھنا چاہتے ہیں آپ نے ان کو جب بلوایا تو دیکھ کر فرمایا کہ ان کا چہرہ تو سنت رسول سے خالی ہے ان کو اجازت نہیں دی جا سکتی اس پر اس نعت خواں نے حضرت مفتی اعظم ہند کے سامنے عہد کیا کہ میں شرعی داڑھی رکھنے کا اعلان کرتا ہوں تب ان کو نعت پڑھنے کی اجازت ملی اور یہ اعلان کیا گیا کہ یہ مہمان نعت خواں ہیں اور انھوں نے داڑھی رکھنے کا ارادہ کرلیا ہے اس لیے ان کو نعت پڑھنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ الحمد للہ اس نعت خواں نے عہد پورا کیا اور جب وہ کراچی پہنچے تو ان کے چہرہ پر شرعی داڑھی تھی اور انتقال تک وہ شرعی داڑھی کے ساتھ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سناتے رہے اور ہمیشہ سادہ لباس میں ہوتے اور اکثر کلام اعلیٰ حضرت ہی پڑھتے اور اگر دیگر کلام بھی پڑھتے تو اس میں نعت کو پیش نظر رکھتے۔

(۴) بریلی شریف میں محفل نعت:

بریلی شریف میں محفل نعت کے دوران نعت گو شاعر یا نعت خواں جو بھی کلام پڑھتا اگر اس میں کوئی مصرعہ یا کوئی لفظ شانِ رسالت کے منافی ہوتا تو صدر مجلس اس کو وہیں روک دیتے لیکن اس کو شانِ رسالت کے منافی نہیں پڑھنے دیتے۔ جب مفتی اعظم بہت ضعیف ہو گئے اور محفل میں نہیں بیٹھ پاتے تو برابر والے کمرے میں تشریف فرما ہوتے ان کے پاس ایک ہاتھ کی گھنٹی ہوتی یا سرخ بلب جو اسٹیج پر ہوتا اس کا بٹن آپ کے ہاتھ پر ہوتا جب بھی کوئی غلط مصرعہ یا غلط لفظ کوئی پڑھتا تو گھنٹی بجا کر یا سرخ بلب جل جاتا جو اس پڑھنے والے کو مزید پڑھنے سے روک دیتا۔ اس کی گواہی کئی مرتبہ اُستادِ محترم حضرت علامہ شمس الحسن شمسؔ بریلوی نے فقیر کو دی، اس واقعہ کو فقیر نے "ملفوظاتِ شمس" میں حضرت شمس بریلوی کے حوالے سے تفصیل سے لکھا ہے یہ

کتاب ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے ۲۰۰۳ء میں شائع کی تھی۔

دور حاضر کی محافل نعت:

ہماری آج کل کی نعت خوانی کی مجالس میں اول تو کوئی عالم مدعو ہی نہیں ہوتا اور وہ کیونکر 3 سے 4 گھنٹے بیٹھے کہ اس کے پاس اور بھی دینی امور ہیں کہ وہ عشاء کے بعد جلد اس لیے سوتا ہے کہ اس کو فجر کی نماز مسجد میں باجماعت پڑھانا ہوتی ہے جبکہ نعت کی محافل رات 11 بجے شروع ہوتی ہیں اور فجر سے کچھ دیر پہلے ختم ہوتی ہیں دوسری وجہ یہ ہے کہ جو کلام پڑھا جاتا ہے اس میں نعتیہ کلام کم سے کم ہوتا ہے اور خواہشات زیادہ۔ایک اور زیادتی یہ ہوتی ہے کہ نعت خواں دو شعراء کے کلاموں کو خلط ملط کر دیتے ہیں انھیں احساس بھی نہیں ہوتا کہ اس عمل سے مطلب ہی بدل گیا اور شرعی گرفت میں آ گیا مگر اسٹیج پر بیٹھے ہوئے کسی فرد کی نہ جراءت ہوتی ہے اور نہ ہی اتنا علم کے وہ اس کو روک سکے اور اصلاح کر سکے بلکہ صرف وہاں واہ واہ کی دھوم ہوتی ہے ۔ ہماری محافل میں اس بات کا قطعی اہتمام نہیں کیا جاتا کہ پہلے سے نعت خواں سے معلوم کر لیں کہ وہ کون کون سا کلام پڑھیں گے لیکن یہ اس وقت ممکن ہے کہ محفل کرانے والے اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ کلام پڑھیں جائیں جو واقعی نعت کے اشعار ہوں اور اس میں کوئی شرعی گرفت نہ ہو۔

(۵) دور حاضر (۲۰۲۲ء) میں نعت خوانی کا اعلیٰ نمونہ:

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی دہلوی علیہ الرحمہ کے ۱۳ ویں سالانہ عرس کی محفل نعت و وعظ بروز اتوار ۲۸ نومبر ۲۰۲۱ء کو پی ای سی ایچ ایس کمیونٹی حال میں منعقد ہوئی تھی۔عرس کی محفل ظہر سے قبل قرآنی خوانی سے شروع ہوئی۔نماز ظہر باجماعت ادا کی گئی اور اس کے بعد محفل کا آغاز ہوا۔صاحب سجادہ محترم المقام محمد مسرور احمد مسعودی زید مجدہ سفید شلوار اور کالی واسکٹ زیب تن کیے ہوئے اسٹیج کے

ایک طرف تشریف فرما تھے، سر پر سفید عمامہ تھا اور ان کے دونوں صاحبزادگان ان کے ساتھ بیٹھے تھے۔ تمام سامعین ھال میں فرشی نشست پر باوضو اور باادب ایک قطار کے ساتھ بیٹھے تھے سب کے سروں پر ٹوپیاں اور اکثر مریدین کے چہروں پر شرعی داڑھیاں تھیں۔ جو مہمان بغیر ٹوپی کے آتا اس کے سر پر سفید ٹوپی رکھ دی جاتی کہ کوئی ننگے سر نہ بیٹھے۔ اگلی صفیں بھرتیں گئیں لوگ بعد میں آنے والے پچھلی صفوں میں بیٹھتے گئے، کوئی پھلانگ کر آگے نہیں آتا۔ ایک سے ڈیڑھ گھنٹے میں پورا ہال بھر چکا تھا جس میں کم ازکم 1500 افراد ہوں گے جب کہ برابر میں آدھے حصے میں خواتین تشریف فرما تھیں جن کا آنے کا رستہ بالکل علیحدہ تھا کہ وہ مردوں کے سامنے سے نہ گزریں وہ سب بھی فرشی نشستوں پر تشریف فرما تھیں۔ مہمان اور مقررین کو کارکنان اس طرح اسٹیج پر لاکر بٹھاتے کہ کوئی شخص بھی متاثر نہ ہوتا اور وہ یکسوئی سے نعت یا تقریر کرنے میں مصروف رہتا۔ بڑے سے بڑا مہمان ہی کیوں نہ آجائے کسی قسم کی نعرہ بازی نہیں ہوتی کہ نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اور وعظ و نصیحت کو بھی خاموشی سے سننے کا حکم ہے۔ اُستاد محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ نے اپنے کارکنوں کو یہ تربیت دے دی تھیں۔ جو بھی مہمان آکر بیٹھتا ایک کارکن ان کے گلے میں گلاب کا ہار ڈالر کر ان کا استقبال کرتا اس دوران بھی کوئی غیر ضروری حرکت نہیں ہوتی۔ ایک کونے سے کارکن آیا اور اس نے مہمان کے گلے میں ہار ڈال دیا۔ اسٹیج کی لمبائی اتنی کہ ۲۰ سے زیادہ علماء ایک سیدھی صف میں بیٹھے ہوتے ہیں ان کے آرام کے لیے پیچھے گاؤ تکیہ ضرور لگا دیئے جاتے ہیں۔ سب کے سامنے پانی کی بوتل اور گلاس بھی رکھا جاتا ہے کہ اگر مہمان کو پیاس لگے تو وہ بجائے کسی کو آواز دے یا اشارہ کرے مہمان کے سامنے پانی بھی رکھ دیا گیا کہ دورانِ مجلس کم سے کم ہل چل ہو اور مقرر یا نعت خواں پریشان نہ ہوں اور سامعین کا دھیان نہ بٹے۔

ظہر سے لے کر عصر تک محفل جاری رہی اور ہر مقرر کے بعد ایک نعت خواں نعت کے لیے بلایا جاتا رہا اس طرح 10 سے بارہ تقاریر اور 10 سے 12 نعتیں پڑھی گئیں۔نعت خوانی کے دوران ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کی تربیت کے باعث کوئی شخص اپنی جگہ سے اُٹھ کر نعت خواں کو یا صاحب صدر کو جا کر نوٹ نہیں دیتا کہ اس سے سماعت نعت میں خلل ہوتا، طریقہ یہ رکھا گیا کہ سامعین کی نشست کے دائیں طرف ایک کارکن کو بٹھا دیا جاتا ہے اور نعت کے دوران یا نعت ختم کے بعد جن افراد نے نذرانہ دینا ہوتا ہے وہ بیٹھے بیٹھے ایک دوسرے کو دیتے ہوئے اس کارکن تک پہنچا دیتے ہیں وہ کارکن اس نذرانہ کے ساتھ ایک اور خانقاہ کی طرف سے لفافہ ملا کر نذرانہ لے کر صدر محفل کے پاس ان سے دست شفقت کروانے کے بعد اس نعت خواں کو جو نعت پڑھ کر اپنی جگہ جا کر بیٹھا ہے خاموشی سے اس کو دے دیتا ہے کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ کس نعت خواں کو کتنا نذرانہ دیا گیا۔محفل میں آنے والے تمام نعت خوانوں کو تمہیدی اشعار پڑھنے کی اجازت نہیں ہوتی وہ ایک دفعہ درود پڑھنے کے بعد 4 سے 5 اشعار پڑھ کر اپنی سیٹ پر پہنچ چلا جاتا اور پروگرام کے آخر تک موجود رہتا، اختتام محفل کے بعد ہی وہ جاتا۔علماء کرام و دیگر جو مدعو کیے جاتے ہیں انکو عزت سے بٹھایا جاتا ہے اور عزت سے رخصت کیا جاتا ہے اگر کسی دوسرے شہر سے آیا ہوتا ہے تو خانقاہ کی طرف سے اس کو کچھ نذرانہ پیش کر دیا جاتا ہے پروفیشنل نعت خواں کو قطعاً مدعو نہیں کیا جاتا اور اگر وہ آجائے تو اس کو ایک نعت پڑھنے کی ضرور اجازت دی جاتی ہے مگر اس کو پہلے آداب محفل سے آگاہ کر دیا جاتا ہے۔مہمان مقرر کو صرف اس بات سے آگاہی دی جاتی ہے کہ دوران گفتگو کسی قسم کی سیاسی گفتگو نہ کریں اور اہلسنت و جماعت کے مسلک کے خلاف کوئی بات نہ کریں۔وقت ان کو بھی محدود دیا جاتا ہے کہ 10 سے 15 منٹ میں اپنی گفتگو مکمل کر لیں اس سال عرس کے موقع پر امریکہ

سے آئے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے ایک محب خاص محترم المقام حضرت علامہ مولانا مفتی قمر الحسن بستوی مصباحی مدظلہ العالی بھی مدعو تھے۔آپ ان دنوں امریکہ کے شہر ہوسٹن کی جامع مسجد النور میں امام وخطیب، مفتی ومدرس کی حیثیت سے پچھلے ۲۸ سال سے خدمت انجام دے رہے ہیں۔آپ نے بھی 20 منٹ کا خطاب کیا جس کو تمام حاضرین مجلس نے بہت سراہا۔ پروگرام کے بعد احقر نے ان سے اس محفل اور مجلس کے متعلق ان کی رائے معلوم کی انھوں نے برجستہ کہا کہ یہ مجلس ہمارے اسلاف کے عمل کے عین مطابق ہے۔ بقول ان کے کہ ہم نے انڈیا میں اپنے تمام اکابر کی خانقاہوں میں اور مدارس میں عرس کی محافل دیکھیں ہیں یہ محفل عرس کی مجلس بھی بالکل اسی طرح شریعت کے عین مطابق تھی اس کی ایک خاص بات یہ تھی کہ جب بھی سامعین پر نظر پڑی سب کی نظریں یا تو نعت خواں کی طرف تھیں یا وہ نظریں جھکائے نعت سن رہا تھے نہ کسی کی کوئی حرکت تھی نہ کسی کی کوئی آواز، لگ رہا تھا کہ سب محویت کے عالم میں ہیں اور ایک نور ہے جو مجلس پر چھایا ہوا ہے۔نعت خوانوں نے نعت بھی اچھی پڑھیں کلام بھی اچھا تھا۔مقررین نے بہت سادہ الفاظ میں سامعین کو صاحب عرس اور عرس کی شرعی حیثیت اور معمولات بزرگان دین کی تعلیم دی۔ پھر کہا کہ لطف آ گیا اور فیض مسعود ملت نظر آ رہا تھا کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے مریدوں کی کتنی عمدہ ترتیب فرمائی ہے کہ ہر عمل میں سنت کے مطابق عمل ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی تمام مذہبی تقریبات اسی طرح کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔(آمین)

محافل منعقد کرنے والوں اور نعت خوانوں سے چند گزارشات:

(۱) آپ صرف نعت خوانی کی محافل منعقد نہ کریں بلکہ نعت کے ساتھ ساتھ ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل منعقد کریں۔

(۲) محفل میں جتنی نعتیں پڑھوانے کا پروگرام ہو اتنے ہی ٹائم کے اعتبار سے

تقاریر کے لیے بھی علماء کو مدعو کریں زیادہ بہتر یہ ہوگا کہ ۲ گھنٹے کی محفل میں کم از کم دو مقرر اور چار نعت خواں یا دو نعت خواں سے دو دو نعتیں درمیان میں پڑھوالیں۔ یاد رکھیں کہ صرف نعت خوانی دین کی تبلیغ کا اصل مقصود نہیں ہے بلکہ اصل مقصود تبلیغ دین کا تعلیمات قرآن و سنت ہیں اور اس لیے جتنا ممکن ہو عالم باعمل جو تقریر کے لیے ڈیمانڈ نہیں کرتے ان کو ضرور مدعو کریں۔ مقرر کو بھی اس بات کا پابند کریں کہ تقریر کے مواد میں اصلاح اُمت بھی ہو، عقائد پر گفتگو بھی ہو اور دشمنانِ دین کی مناسب الفاظ میں نشاندہی اور ان کے مکر و فریب کا رد بھی ہو۔

(۳) نعت خوانوں کو پابند کریں کہ مردانہ لباس اور مردانہ رنگ کے واسکٹ اور عمامے استعمال کریں اور ایسے نعت خوانوں کو مدعو ہی نہ کریں جو بھڑکیلے رنگ کے لباس اور عورتوں کی طرح بیل بوٹے والے واسکٹ اور ٹوپیاں زیب تن کرتے ہیں۔ ان کو بتائیں کہ آپ حضرت حسان کی سنت ادا کرنے کے لیے بلائے جارہے ہیں اس لیے لباس بھی سنتِ حسان کی طرح ہونا چاہیے۔

(۴) جو نعت خواں پہلے سے اپنی مالی ڈیمانڈ کا اظہار کریں ان کو ہرگز نہ بلائیں اور نہ آپ ان سے خود کسی قیمت کا تعین کریں کہ نہ یہ حسان بن ثابت کی سنت ہے اور نہ یہ کسی صحابیءِ رسول کی سنت کہ تمام دین بغیر کسی معاوضے کے سکھایا جاتا رہا ہے بلکہ اصحاب رسول نے ایک ایک حدیث کے حصول کے لیے مہینوں کا سفر کر کے وہ حدیث حاصل کی اور اپنے لوگوں کو سنا دی اس لیے نہ مقررین اور نہ نعت خواں سے کچھ طے کریں۔ ہاں آپ ان کو اپنی جانب سے جتنا نذرانہ دینا چاہیں، ضرور دیں مگر دکھا کر نہیں، ادب سے لفافے میں بند کر کے اور عوام کی نظروں سے چھپا کر دیں کہ جب عوام دیکھ لیتے ہیں کہ مقرر نے یا نعت خواں نے رقم لی ہے تو ان کے دل سے ان کی عظمت مدھم پڑ جاتی ہے کہ وہ تو یہ ہی جانتا ہے کہ دین کا کام بغیر معاوضہ کے کرنا

سنت صحابہ ہے۔

(۵) نعت خوانی کے یا میلادشریف یا گیارھویں شریف کے پروگرام کے اشتہارات جوفیس بک پراور بینر بنا کرجگہ جگہ لٹکائے جاتے ہیں اس کی رنگینی دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ جس طرح آج سے 20 سے 25 سال قبل فلموں کے اشتہارات جگہ جگہ نظر آتے تھے اسی طرح ایک ایک اشتہار میں بعض وقت 20 سے زیادہ نعت خواں اورعلماء کی تصاویر لگی ہوتی ہیں ان تصویروں میں جولباس زیب تن کیے نظر آتے ہیں وہ لباس بھی عورتوں کا جیسا نظر آتا ہے۔اے ایمان والوں ! کیاتم دین اسلام میں مرداورعورت کے لباس کا فرق خاص کر رنگینی اور بیل بوٹے کے حوالے سے نہیں جانتے! ضرور جانتے ہیں مگر سبق بھلا دیا گیا، شیطان نے آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔اس حدیث کو پیش نظر رکھیں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کوعورتوں کے لباس اور رنگت اور زیور سے دور رکھا ہے ایسا نہ ہو کہ ہمارے اعمال میں یہ لکھ دیا جائے کہ اس نے فلاں وقت میں عورتوں جیسا لباس پہنا تھا پھر آپ وہاں کیا جواب دیں گے۔

(٦) نعت خوانی کوزیادہ مؤثر بنانے کے لیےاورسامعین کومزید روحانی لطافتوں سے لطف اندوز ہونے کے لیےضروری ہے کہ وہ نعت کومحویت کے ساتھ سماعت کریں یہ جب ہی ممکن ہے کہ دوران نعت کم سے کم ہل چل ہواس کے لیےضروری ہے کہ ان افراد کوسختی سے روکا جائے کہ جو بار بار اکیلے یا دو چار مل کرنوٹ لے کرنعت خواں تک یا صاحبِ صدر تک آتے ہیں اس سے یقیناً نعت کی سماعت میں خلل آتا ہےاوریکسوئی ختم ہوجاتی ہے۔پھرروح کولطف کیسے آئے گا۔اس لیے منتظمین حضرات کو بالخصوص اس طرف توجہ کرنا چاہیے کہ وہ محفل سے قبل آداب سماعت نعت یعنی نعت سننے کے آداب بیان کریں کہ جن افراد کو دورانِ نعت کوئی شعر پسند آئے یا پوری نعت پسند

آئے تو اس پر اپنے اظہار محبت کو اپنی جیب سے نکال کر ہاتھ میں رکھ لیں اور جب نعت خواں اپنی نعت سنا کر سیٹ پر جائے تو اس کے پاس جا کر وہ تمام نذرانہ پیش کر دیں اور منتظمین بھی اپنی جانب سے دی جانے والی رقم خاموشی سے دے دیں۔

(۷) منتظمین نعت خواں کو یہ S.O.P بھی بتا دیں کہ آپ سادگی سے ایک شاعر کا کلام پڑھیں، سامعین سے بار بار سبحان اللہ کا نعرہ لگوانے کے بجائے خود اتنی محویت سے نعتیں پڑھیں کہ آپ کے کہے بغیر ان کی زبانوں سے بار بار سبحان اللہ کی صدا بلند ہو۔ ان سے ہاتھ نہ لہروائیں بلکہ ایسا منتخب کلام پڑھیں کہ ان کے دل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل ہونے لگیں۔ نعت خواں ایسا شوخ لباس بھی زیب تن نہ کریں کہ وہ نعت خواں کی نعت خوانی کے بجائے ان کے لباس کو ہی تکتے رہیں اور اس سو میں گم رہیں کہ میں حسان بن ثابت کی سنت ادا کرنے والے کو دیکھ رہا ہوں یا کسی کہانی کے شہزادے کو سجا دیکھ رہا ہوں۔

(۸) منتظمین حضرات دوران نعت نقل و حرکت کو اس طرح کنٹرول کریں کہ مقرر یا نعت خواں کی طرف سے سامعین کی توجہ تبدیل نہ ہو بار بار دوران نعت کسی نعت خواں کی آمد پر یا کسی مقرر کی آمد پر یا ان افراد کی آمد پر جن کو رونق محفل کا ٹائیٹل دیا جاتا ہے بعض دفعہ نعت پڑھنے والا روک دیا جاتا ہے، مقرر بھی بعض وقت روک دیا جاتا ہے اور جب وہ آنے والا اپنی نشست پر بیٹھ جاتا ہے تو نقیب محفل ان کی شان اس طرح بیان کرتے ہیں کہ نہ جانے وہ کتنا متقی پرہیز گار انسان ہے جب کہ وہ رونق محفل والا عموماً کوئی صاحب ثروت یا سیاستدان ہوتا ہے جس کے کرتوت سے سب کو واقفیت بھی ہوتی ہے لیکن اس کی تعریف اس لیے کرائی جاتی ہے کہ منتظمین کو ان سے اپنی محفل کی پیمنٹ کرانا ہوتی ہے۔ للہ نعت کی S.O.P کو برقرار رکھیں یا تو دوران نعت کسی بھی مہمان کو نہ آنے دیں اسے روک رکھیں اور نعت ختم ہونے کے بعد اس

کو اسٹیج پر لائیں یا مہمان کو اسٹیج پر لانے کا ایسا انتظام کریں کہ نہ سامعین اور نہ نعت یا تقریر کرنے والا متاثر ہو اور نعت کی سماعت اپنی محویت سے جاری رہے۔

(۹) منتظمین حضرات وقت کا خیال رکھیں کہ لوگوں کی فجر کی نماز قضاء نہ ہو۔ یہ حدیث اپنے پیش نظر رکھیں کہ جس مسلمان نے عشاء کی نماز ادا کی اور اس کے بعد وضو کر کے سو گیا صبح فجر کی نماز ادا کی تو گویا اس نے رات بھر اللہ کی عبادت کی جب کہ محفل نعت جو طویل ہوتی ہیں اس میں شرکت کرنے والوں کی اکثریت نماز فجر سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے، اسکا وبال قیامت میں آپ اپنے سر پائیں گے تو کیا آپ حضور کے سامنے سرخرو ہو سکیں گے! نہیں ہرگز نہیں، اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث یاد دلائی کہ میں نے تو یہ وعید اور تنبیہ کی تھی کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور میں تمہیں اللہ سے بخشوا لوں گا مگر مجھے اللہ کے آگے شرمندہ نہ کرنا، لہٰذا ان محافل کو بہت طویل نہ کریں لوگوں کی نماز فجر کا خاص خیال رکھیں اور کوشش کریں کہ مجالس رات 12 یا 1 بجے تک ختم ہو جائیں تا کہ کچھ دیر سونے کے بعد فجر میں اُٹھ سکیں اور نماز فجر ادا کر سکیں۔

(۱۰) منتظمین حضرات نعت خواں کو اس بات کا سختی سے پابند کریں کہ وہ دوران نعت از خود جنت و دوزخ میں کسی کے جانے کا یقین نہ کریں اور نہ ہی ہاتھ نہ اُٹھانے یا نعرے کا جواب نہ دینے والے کو محفل کی برکات سے محروم ہونے کا فتویٰ نہ دیں اسی طرح نقیب محفل کو پابند کریں کہ وہ نعت خواں کی اتنی زیادہ تعریف و توصیف نہ کریں کہ علماء کی ساری کاوشیں ڈھیر ہوتی نظر آئیں کہ وہ دن رات محنت سے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں جن کے شاگرد ہی دین کی باگ دوڑ سنبھالتے ہیں نہ کہ یہ چند نعت پڑھنے والے کہ وہ اگر دنیا کے چند ملکوں میں جا کر نعتیں پڑھ لیتے ہیں تو اس کے یہ ہرگز معنی نہیں کہ انھوں نے مبلغ دین کا فریضہ انجام دیا کہ ان کی کسی بھی نعت

سے کسی بھی مسلمانوں کو دین کا کوئی بھی مسئلہ سمجھ نہیں آ سکتا کیا نعت خواں کی نعت میں دین کے ہزاروں مسائل کا جواب ہوتا ہے! ہر گز نہیں، اس لیے تعریف میں اتنا غلو نہ کریں اس کا بھی اللہ کے حضور جواب طلب کیا جائے گا۔

(۱۱) منتظمین حضرات اس بات کا بھی بھر پور خیال رکھیں کہ ان کے مائیک کی آواز سے محلے والے پریشان نہ ہو۔اگر پروگرام مسجد میں ہو رہا ہے تو مسجد کے اندر کے مائیک کھولے جائیں اور باہر کی کم سے کم آواز کھولیں کہ اطراف میں رہنے والے متاثر نہ ہوں کہ کوئی ان میں بیمار ہوگا، کوئی ضعیف، اسکول، کالج جانے والے بچے سو رہے ہوں گے، آفس جانے والے حضرات بھی اپنی نیند پوری کر کے صبح آفس جا سکیں گے اب اگر آپ کی محفل کی تیز آواز سے ان کی نیند میں خلل آ رہا ہے تو اس حدیث کو پیش نظر رکھیں کہ تمہارے ہاتھ اور زبان سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ ہو تو زبان کی بجائے تیز آواز سے ان کو تکلیف پہنچے گی لہٰذا نعت خوانی کے آداب میں یہ شامل کریں کہ آواز اتنی رکھی جائے جو محفل میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے کانوں تک پہنچ جائے اور اتنی تیز نہ ہو کہ گھروں میں موجود لوگ آپ کو بددعائیں دیں کیونکہ تیز آواز سے ان پر ظلم ہوگا اور مظلوم کی آہ سے بچنا ضروری ہے۔

(۱۲) آخری گزارش منتظمین حضرات سے یہ ہے کہ اپنی اس محفل پر لاکھوں روپیہ جو آپ خرچ کر رہے ہیں اس میں سے آدھے پیسے تو نعت خوانوں کی بھری جیبوں میں چلے جاتے ہیں، آدھے پیسے کھانے پینے اور دیگر اخراجات میں خرچ ہو جاتے ہیں اگر اس ٹوٹل رقم میں سے 20% بچا کر 100 صفحات پر مشتمل کوئی کتاب خرید کر یا چھپوا کر اس محفل میں تقسیم کر دیں تو آپ بھی تبلیغ دین کا حصہ بن جائیں گے اور اس کتاب کو پڑھنے کے بعد جو جو اس کتاب میں درج باتوں پر عمل کرے گا آپ کو اس کا ثواب ملے گا اور اگر یہ کتاب آپ نے اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کی نیت سے شائع کی

یا تقسیم کی تو اس کا ثواب ان مرحومین کو ملتا رہے گا اور آپ تبلیغ دین کے فروغ میں اپنا کردار بھی ادا کرلیں گے:

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آداب نعت کی توفیق عطا فرمائے اور جو خرافات ان دنوں ان محافل میں داخل ہوگئی ہیں ان کو دور کرنے کی توفیق حاصل ہو۔ ہم ایک دفعہ پھر ان محافل کو ایسا پاک کردیں کہ سننے سنانے والوں کو نعت کی محافل کا اصل کیف وسرور میسر ہو۔ آمین

از

مجید اللہ قادری غفرلہ

صدر، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

مدیر، ماہ نامہ معارفِ رضا کراچی

اُستاذ العلماء مفتی عبدالقیوم ہزاروی کا فتویٰ

☆☆☆

"تلاوت قرآن کریم اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پڑھتے وقت نوٹ نچھاور کرنا حرام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام پر منعقد کی جانے والی محافل میں انہی کے احکامات کی جھلک دکھائی دینی چاہیے، ماڈرن اور جدید تقاضوں کی آڑ میں غیر شرعی افعال کو پروان چڑھنے سے روکا جانا چاہیے"۔

(بحوالہ: روزنامہ نوائے وقت لاہور، شمارہ: ۸ جولائی ۲۰۱۴ء)



ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

25-جاپان مینشن، رضا چوک، (ریگل) صدر، کراچی، پاکستان۔ (74400)

+92-21-32725150 0303-9205511

imamahmadraza@gmail.com